عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ٦ ـ شمارہ ٤٦

بداعمالیوں کا عذاب شکلوں پر

نبی علیہ السلام کے بارے میں ایک عیسائی کے تاثرات

دو سگے بھائیوں کے قادیانی قاتل مبشر طاہر کو ـــ سزائے موت

مرزا طاہر کے نام کھلا خط

محافظین ختم نبوت توجہ فرمائیں

قادیانی فتنہ کی تردید میں بہت سے اکابر نے کتابیں لکھیں، ان میں سے بہت سی کتابیں نایاب ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری میں ایسی تمام نادر کتابوں کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔ تمام احباب سے التماس ہے کہ قادیانیت کے موضوع پر کوئی رسالہ یا کتاب آپ کے پاس موجود ہو تو ہمیں اطلاع دیں۔

قاضی مبین احمد لدھیانوی مرحوم نے مرزا غلام احمد قادیانی پر ایک بہترین کتاب "کلمۂ فضل رحمانی" کے نام سے شائع کی تھی۔ ہم اسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دوبارہ شائع کرنا چاہتے ہیں، اگر کسی صاحب کے پاس اس کتاب کا نسخہ محفوظ ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

عزیز الرحمٰن ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۱۲ تا ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۹ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۴۶

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ـــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ـــــ ورین محمد فریدی
جھنگ ـــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــــ مولانا نورالحق نور
لاہور ـــــ طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد
ملتان ـــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ
امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمود یوسف
باربڈوس ـــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ
سالانہ -/۱۰۰ روپے ـــــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ـــــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
امریکہ، جنوبی امریکہ ـــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ، ـــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ـــــ ۳۷۵ "
ایشیا ـــــ ۳۷۵ "

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ـــــ طابع: سید شاہد حسن ـــــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـــــ مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ

ترجمہ: ایک دوسرے کی غیبت مت کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھالے۔ تم ناپسند کرو گے۔

پیارے کام

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انسانو! سلام کو پھیلاؤ۔ کھانا کھلاؤ، قرابت و رشتہ داری کو جوڑو اور نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔ جنت میں داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ۔" (رواہ الترمذی)

سلام کے معنی سلامتی کے ہیں انسان سلام کر کے سلامتی کی دعا دیتا ہے اور سننے والا جواباً سلامتی کی دعا دیتا ہے۔ اور ضمناً ہر سلام کرنے والا دوسرے کو کہتا ہے کہ میری طرف سے آپ کو تکلیف نہ ہوگی۔ حدیث میں آتا ہے کہ سلام کرو محبت بڑھے گی نیز السلام علیکم پر دس نیکیاں، ورحمۃ اللہ بڑھانے پر دس نیکیاں، وبرکاتہ پر مکمل تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ نیز سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری قرار دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ

حضرت مولانا محمد علی مونگیری صاحبؒ کشف و کرامت بزرگ صوبہ بہار سے تعلق رکھتے تھے آپ کا زیادہ وقت وظائف عبادت و مجاہدات میں گذرتا تھا۔ انہوں نے متعدد بار ذکر کیا کہ میں عالم رویا میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فخر موجودات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی میں پیش ہوا۔ نہایت ادب و احترام سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! "محمد علی تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں۔ تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کی تردید کرو۔"

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس مبارک خواب کے بعد نماز فرض تہجد اور درود شریف کے علاوہ تمام وظائف ترک کر دیئے اور دن رات ختم نبوت کے کام میں منہمک ہو گیا۔

(روئیداد مجلس ص۱۳ ۱۹۸۲ء)

اسی درمیان یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ مراقبے میں مولانا کو یہ القا ہوا کہ یہ گمراہی (قادیانیت) تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تو ساکت ہے اگر قیامت کے دن باز پرس ہوئی تو کیا جواب ہوگا۔

(سیرت مولانا سید محمد علی مونگیری ص۲۱۰)

شیطانی ٹولے کا ایک وسوسہ اور اس کا ازالہ

شیطان جنوں میں سے ہی نہیں انسانوں میں سے بھی ہوتے ہیں. جیسا کہ قرآن پاک میں موجود ہے۔

من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ و الناس۔

جس طرح شیطان مسلمانوں اور اہل ایمان کے دلوں میں وسوسے ڈال کر راہ حق وصواب سے بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح اس کے چیلے چانٹے بھی مختلف طریقوں اور حیلوں سے یہ فریضہ انجام دیتے ہیں۔ شیطان کے تیار کردہ ٹولوں میں سے ایک ٹولہ قادیانیوں کا بھی ہے۔ جو اپنے گرو شیطان رجیم کی ہدایت واسکیم پر عمل کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے۔

آج کل ایک وسوسہ یہ ڈال رہے ہیں کہ دور حضرت عمر فاروقؓ میں ایک سکے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا اور آج کل سعودی ریال پر بھی کلمہ لکھا ہوا ہے جو غیر مسلم بھی استعمال کرتے ہیں، اگر غیر مسلموں کے لئے کلمہ کا استعمال ممنوع ہے تو ہمارے لئے کیوں ممنوع ہو گیا۔

حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ سکہ خواہ اس پر کلمہ لکھا ہوا ہو یا نہ لکھا ہوا ہو وہ ہمیشہ سنبھال کر حفاظت سے رکھا جائے گا۔ آج کل بٹوے کا رواج ہے پہلے زمانے میں گتھی ہوا کرتی تھی اس لئے ایسے سکے کا جس پر کلمہ لکھا ہوا ہو بے ادبی کا احتمال ہی نہیں ہے۔ تاہم اگر کوئی غیر مسلم کلمہ طیبہ کی توہین کرے گا یا کسی بھی طریقے سے تذلیل کا مرتکب ہو گا تو وہ سزا سے نہیں بچ سکتا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں غیر مسلم ذمی تھے، وہ باقاعدہ جزیہ ادا کرتے تھے۔ باہمی تجارتیں تھیں، لین دین تھے، ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات تھے، کوئی غیر مسلم اتنی جرات نہیں کرتا تھا کہ وہ شعائر اللہ کی توہین کرے یا ہمارے پیغمبر تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے، اگر کسی نے ایسی جرات کی تو اسے معاف نہیں کیا گیا۔

عیسائیوں، یہودیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے مقابلے میں قادیانیوں کا معاملہ قطعی مختلف ہے۔ وہ غیر مسلم ہونے کے ساتھ مرتد اور زندیق بھی ہیں، اسلام صرف ان غیر مسلموں کو جو اسلام اور اہل اسلام سے مزاحم نہیں ہوتے زندہ رہنے کا حق دیتا ہے۔ ان کی جان مال عزت آبرو کی حفاظت اسلامی حکومت اور اہل اسلام کی ذمہ داری ہے، بخلاف مرتد اور زندیق کے ———— ان سے لین دین تعلقات تو رہے ایک طرف اسلام انہیں زندہ رہنے کا حق بھی نہیں دیتا۔

چنانچہ مسیلمہ کذاب، طلیحہ، اسود عنسی، اور سجاح نامی عورت جب دعوائے نبوت کر کے اور کچھ قبائل زکوٰۃ کا انکار کر کے مرتد ہو گئے تو ان کے مقابل فوج بھیجی گئی اور باقاعدہ لڑائیاں ہوئیں۔ بارہ سو مسلمان جن میں سات سو حافظ قرآن بھی تھے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے لشکر کے ساتھ لڑائی میں شہید ہوئے۔

کیا کوئی اس سے انکار کر سکتا ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار یا منکرین زکوٰۃ یہ کلمہ طیبہ نہیں پڑھتے تھے؟ تاریخ کے اوراق میں یہ بات محفوظ ہے کہ وہ کلمہ بھی پڑھتے تھے، اذان بھی دیتے تھے، نمازیں اسی طرح پڑھتے تھے۔ بس اسلام کے ایک عظیم رکن زکوٰۃ کا انکار کر کے جھوٹا دعوئے نبوت کر کے اور اسے قبول کرنے کی وجہ سے گردن زدنی قرار پائے۔

قادیانیوں کا کام ہی کیونکہ وسوسہ ڈالنا اور شبہ پیدا کرنا ہے اس لئے وہ تمام باتوں کو چھوڑ کر ایک ہی رٹ لگائے رہتے ہیں کہ جب پہلے غیر مسلم اپنی جیب میں کلمہ طیبہ والا سکہ رکھ سکتے تھے تو ہمیں اپنے سینے پر لگا کر سرعام گھومنے پھرنے کی کیوں اجازت نہیں؟۔ حالانکہ پہلے دور میں کوئی غیر مسلم ان سکوں کو اس لئے قطعاً استعمال نہیں کرتا تھا کہ یہ ہمارے مسلمان ہونے کی دلیل ہے یا کسی غیر مسلم نے یہ نہیں کہا کہ سکہ پر جو کلمہ لکھا ہوا ہے اس میں محمدؐ سے مراد کوئی اور شخص ہے۔ قادیانی جب کلمہ استعمال کرتے ہیں یا اپنے سینے پر لگاتے ہیں تو

باقی صفحہ ۱۲ پر

زکوٰۃ کی تاکید اور فضیلت

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص تین کام کر لے اس کو ایمان کا مزہ آجائے صرف اللہ جل شانہ کی عبادت کرے اور اس کو اچھی طرح جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور زکوٰۃ کو ہر سال خوشی دلی سے ادا کرے (یہ حدیث لمبی ہے۔ اس میں ہے جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوڑھا جانور یا خارشی جانور، یا مریض یا گھٹیا قسم کا جانور نہ دے بلکہ متوسط جانور دے۔ اللہ جل شانہ زکوٰۃ میں تمہارے بہترین مال نہیں چاہتے لیکن گھٹیا مال کا بھی حکم نہیں فرماتے۔

فائدہ: اس حدیث میں تذکرہ اگرچہ جانوروں کی زکوٰۃ کا ہے لیکن ضابطہ ہر زکوٰۃ کا یہی ہے کہ نہ تو بہترین مال واجب ہے نہ گھٹیا مال جائز ہے بلکہ درمیانی مال ادا کرنا اصل ہے۔ البتہ اگر کوئی اپنی خوشی سے ثواب حاصل کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عمدہ مال ادا کرے تو اس کی سعادت ہے، اس کی خوش قسمتی ہے۔ اس سلسلہ میں صحابہ کرامؓ کے احوال کو غور سے دیکھے، ان کے طرز عمل کی تحقیقات کرے دو واقعے نمونہ کے طور پر اس جگہ نقل کرتا ہوں۔

مسلم بن شعبہؒ کہتے ہیں کہ نافع بن علقمہؒ نے میرے والد کو ہماری قوم کا چودھری بنا دیا تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے میرے والد کو حکم دیا کہ ساری قوم کی زکوٰۃ جمع کر کے لے جائیں۔ میرے والد نے مجھے سب سے زکوٰۃ کا مال وصول کرنے اور جمع کرنے کو بھیج دیا۔ میں ایک بڑے میاں کے پاس جس کا نام سعرؓ تھا ان کی زکوٰۃ لینے کے لیے گیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا بھتیجے! کس طرح کا مال لو گے۔ میں نے کہا، اچھے سے اچھا لوں گا حتیٰ کہ بکری کے تھن تک بھی دیکھوں گا کہ بڑے ہیں یا چھوٹے، یعنی ایک ایک چیز دیکھ کر ہر اعتبار سے عمدہ سے عمدہ چھانٹ کر لوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے میں تمہیں ایک حدیث سنا دوں (تاکہ تم کو مسئلہ معلوم ہو جائے) اس کے بعد جیسا دل چاہے لے لینا۔ میں حضورؐ کے زمانے میں اسی جگہ رہتا تھا۔ میرے پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے دو آدمی قاصد بن کر آئے اور یہ کہا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا ہے۔ میں نے ان کو اپنی بکریاں دکھا کر دریافت کیا کہ ان میں کیا چیز واجب ہے انہوں نے شمار کر کے بتایا کہ ایک بکری واجب ہے۔ میں نے ایک نہایت عمدہ بکری جو چربی اور دودھ سے لبریز تھی نکالی کر زکوٰۃ میں دوں۔ ان صاحبوں نے اس کو دیکھ کر کہا کہ یہ بچہ والی بکری ہے، ہمیں ایسی بکری لینے کی حضورؐ کی طرف سے اجازت نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر کیسی لو گے۔ ان دونوں نے کہا کہ چھ مہینے کا مینڈھا یا ایک سال کی بکری، میں نے ایک شش ماہا بچہ نکال کر ان کو دے دیا، وہ لے گئے (ابوداؤد)

اس واقعہ میں حضرت سعرؓ کی خواہش ابتداً یہ ہی تھی کہ تمام بکریوں میں جو بہتر سے بہتر ہو ادا کی جائے اور ابن نافع کو غالباً یہ واقعہ اس لیے سنایا کہ ان کو مسئلہ معلوم ہو جائے اور اس کے بعد ان کا اندازہ تو اس واقعہ سے خود ہی معلوم ہو گیا کہ یہ زکوٰۃ میں اپنا بہترین مال دینا چاہتے ہیں۔

دوسرا واقعہ حضرت ابی ابن کعبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ میں ایک صاحب کے پاس گیا۔ جب انہوں نے اپنے اونٹ میرے سامنے کیے تو میں نے دیکھا کہ ان میں ایک سال کی اونٹنی واجب ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک سالہ اونٹنی دے دو۔ وہ کہنے لگے کہ ایک سالہ اونٹنی کس کام آئے گی۔ نہ تو وہ سواری کا کام دے سکتی ہے نہ دودھ کا۔ یہ کہنے کے بعد انہوں نے ایک نہایت عمدہ بہت موٹی تازی بڑی اونٹنی نکالی اور کہا کہ یہ لے جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں تو اس کو قبول نہیں کر سکتا البتہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود سفر ہی میں تشریف فرما ہیں اور تمہارے قریب ہی آج منزل ہے۔ اگر تمہارا دل چاہے تو براہ راست حضورؐ کی خدمت میں جا کر پیش کر دو۔ اگر حضورؐ نے اجازت دے دی تو میں لے لوں گا۔ وہ صاحب اس اونٹنی کو لے کر میرے ساتھ چل دیئے۔ جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! آپ کے قاصد میرے پاس آئے تھے کہ میرے مال کی زکوٰۃ لیں، اور خدا کی قسم یہ سعادت مجھے اب سے پہلے کبھی نصیب نہیں ہوئی کہ حضورؐ نے یا حضورؐ کے قاصد نے کبھی مجھ سے مال طلب کیا ہو۔ میں نے آپ کے قاصد کے سامنے اپنے اونٹ کر دیئے۔ انہوں نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ ان میں ایک سالہ اونٹنی واجب ہے۔ حضورؐ! ایک سالہ اونٹنی نہ تو دودھ کے کام آسکتی ہے نہ سواری کے اس لیے میں نے ایک بہترین اونٹنی ان کی خدمت میں پیش کی تھی جو یہ میرے ساتھ حاضر ہے۔ انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لیے میں آپ کی خدمت میں لایا ہوں۔ یا رسول اللہ! اس کو قبول ہی فرما لیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا تم پر واجب تو وہی ہے جو انہوں نے بتایا۔ اگر

باقی صفحہ ۱۲ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی ؒ

برکت سے متعلق پیش گوئیاں

مسلم کی روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ میری ماں مشرکہ تھیں۔ میں اسلام کی طرف ان کو بلاتا رہتا تھا، ایک دن میں نے ان کو اسلام کی طرف بلایا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ مجھے اتنی تکلیف پہنچی کہ روتا ہوا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میری ماں کے لیئے ہدایت کی دعا فرمایئے آپ نے دعا فرمائی اھد ام ابی ھریرۃ (رض) "اے اللہ! ابو ہریرۃ کی ماں کو ہدایت دے۔"

آپ کی دعا سن کر میں خوشی خوشی اپنے گھر لوٹا، دیکھا کہ میرے گھر کا دروازہ بند ہے، میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سے اندازہ لگا لیا کہ ابو ہریرۃ آرہا ہے اندر سے آواز دی کہ ابھی ذرا باہر ہی ٹھہرو۔ اسی دوران میں میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ چنانچہ ماں نے نہا کر دروازہ کھولا اور کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئیں۔ مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ آنسو نکل پڑے، میں روتا ہوا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچا اور خبر سنائی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی تعریف میں لگ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد فرمانے لگے۔

یہ معجزہ ہے کہ ایک طرف تو اتنی نفرت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتی تھیں اور اب آپ کی دعا کا یہ اثر کہ اسلام قبول کر لیا۔

صحیحین میں روایت ہے کہ ابو ہریرۃؓ صحابہؓ سے فرماتے ہیں کہ تم لوگ یہ شکایت کرتے ہو کہ ابو ہریرۃؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں بیان کرتا ہے اور مجھ پر جھوٹی حدیثیں بیان کرنے کا شبہ کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت یہ بات ظاہر ہو گی اور قیامت میں اس دعوے کا ظہور ہو گا جو جھوٹی حدیث بیان کرنے والے کو پیش آئے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے مہاجر بھائی تجارت میں اور انصار کھیتی باڑی میں مشغول رہا کرتے تھے اور میری یہ حالت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہی میں تجارت و زراعت سے الگ ہو کر ہمیشہ رہا کرتا تھا، جو کچھ ملتا تھا کھا کر وہیں پڑا رہتا، ایک دن کا واقعہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس مجلس میں جب تک میں کلام کرتا رہوں اس وقت تک جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے رہے اور پھر میرے کلام ختم کرنے پر کپڑا سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالے وہ کبھی میری حدیث نہیں بھولے گا۔

ابو ہریرۃؓ کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کملی پھیلادی اور جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کلام پورا فرما چکے تو میں نے کملی سمیٹ کر سینے سے لگا لی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دے کر بھیجا ہے پھر میں کبھی آپ کی کسی حدیث کو نہیں بھولا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیئے احادیث یاد رکھنے کی دعا فرمائی جو قبول ہو گئی۔

بیہقی میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن حذیمؓ کے سر پر اس وقت ہاتھ پھیرا تھا جب وہ بچپن میں اپنے باپ دادا کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آئے تھے، ہاتھ پھیر کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی۔ دعا کے اثر کا یہ حال ہوا کہ اگر کسی آدمی کے منہ میں ورم ہوتا یا کسی بکری کے تھن میں ورم آجاتا اور اس کو حنظلہؓ کے سر سے لگا دیا جاتا تو ورم ایک دم جاتا رہتا۔

طبرانی میں روایت ہے کہ عائذ بن عمروؓ جنگ حنین میں جب زخمی ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ سے خون پونچھ کر ان کے حق میں دعا فرمائی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی ان کی پیشانی سے چھو گئی تھی، اس کا اثر یہ ہوا کہ ہمیشہ وہ جگہ پیشانی کی روشن رہی۔

بیہقی میں عمرو بن ثعلبہ جہنی روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام سیالہ میں ملاقات کی اور وہیں مسلمان ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت سے میرے منہ پر ہاتھ پھیرا اس کا اثر یہ ہوا کہ عمرو بن ثعلبہؓ نے سو برس کی عمر پا کر وفات پائی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ان کے سر اور داڑھی کے جتنے بالوں سے مَس ہوا تھا وہ آخر وقت تک سفید نہ ہونے پائے تھے۔

ابن عبدالبرؒ نے استیعاب میں روایت کی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما رہے تھے آپ کی بیٹی زینب بنت سلمہؓ آگئیں، تو از راہ شفقت آپ نے ان کے منہ پر پانی چھڑک دیا اس کا اثر یہ ہوا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے چہرے پر بڑھاپے تک جوانی کی تازگی اور خوبصورتی باقی رہی۔

غزوہ بدر

جہاں تاجدار ختم نبوت کے ۳۱۳ جانثاروں نے جان کی بازی لگا کر کفر کو شکست فاش دی

بدر کبریٰ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (آل عمران)

ترجمہ: اور تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر میں اور تم بے مقدور تھے، سو ڈرتے رہو اللہ سے، شاید تم احسان مانو۔

بدر ایک کنویں کا نام ہے جس کو بدر بن حارث یا بدر بن کلدہ نے بنایا۔ اس لئے اس کے قرب و جوار کے تمام میدان کو بھی بدر کہتے ہیں۔ یہ مقام مدینہ سے قریب مکہ کے راستہ میں تقریباً اسی میل پر واقع ہے۔

کفار مکہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا مکہ سے صاف نکل جانا اور مدینہ میں شوکت و عظمت کیساتھ بسر کرنا اور رفقا کاران اسلام میں روز افزوں ترقی ہونا بے حد ناگوار اور کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا، اسی لئے انھوں نے منافقین مدینہ اور یہود مدینہ سے ساز باز شروع کرا دیا اور قریش چھوٹے چھوٹے جتھے اپنے اصلی مقصد کی کامیابی کیلئے مدینہ کے قریب اکثر گشت لگاتے رہتے تھے۔ اور کرز بن جابر فہری مدینہ کی چراگاہوں پر لوٹ مار کرتا رہتا تھا۔ ان حالات کے بعد خدائے تعالیٰ نے اب مسلمانوں کو بھی مقابلے کی اجازت دی اور جہاد شروع فرما دیا۔ تب مسلمانوں نے بھی اس چھیڑ چھاڑ کا جواب دینا شروع کر دیا۔ وہ یہ کہ اہل مکہ کا جو سلسلۂ تجارت شام سے وابستہ تھا اس میں رکاوٹ پیدا کرنا شروع کی تاکہ اہل مکہ کی وہ مالی قوت کمزور ہو جائے جس کے بل بوتہ پر وہ مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی فکریں کرتے رہتے تھے، نیز اس تجارت کے حیلے سے جو موقع ان کو منافقین و یہود مدینہ سے ساز باز کا ہاتھ آجاتا تھا اس کا خاتمہ ہو جائے۔

قریش نے جب یہ دیکھا کہ اب مسلمان بھی خاموش رہتے نظر نہیں آتے اور ہماری سیہ کاریوں کا جواب ملنے لگا تو غور و خوض کے بعد ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے خفیہ تدابیر شروع کر دیں۔ مگر جنگ کے لئے سب سے پہلے سرمایہ درکار تھا۔ اس لئے شام کی تجارت کے موسم میں ابوسفیان کی کارکردگی میں تجارتی قافلہ اس شان کے ساتھ بھیجا گیا کہ تمام مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی اپنا تمام سرمایہ اس قافلہ کے حوالہ کر دیا تاکہ منافع کی کثیر رقم جنگ کے سامان میں خرچ کیا جائے۔

ابوسفیان جب اپنے ساٹھ رفیقوں کے ساتھ شام سے کر و فر کے ساتھ مکہ کو واپس ہونے لگا تو صحابہؓ کی جماعت میں سے کسی صحابیؓ کو اس کی اطلاع مل گئی۔

انھوں نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ابوسفیان مال تجارت لے کر مکہ کو واپس جا رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (واقعات و حالات کی حقیقت پر نظر رکھتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ اس قافلہ پر قبضہ کرنا از بس ضروری ہے، جلد سے جلد جو اشخاص تیار ہو سکتے ہیں، وہ میرے ساتھ روانہ ہوں۔

۳ رمضان تھی (بعض نے ۸ رمضان اور بعض نے ۱۲ رمضان روز جمعہ مطابق ۶۲۴ء کہا ہے۔ ۱۲) کہ تین سو تیرہ مسلمان اس بے سرو سامانی کی حالت میں نکلے کہ صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ اور معمولی اسلحہ کہ جن میں معدودے چند آدمیوں کے علاوہ کسی کے پاس ذرہ تک نہ تھی۔

چونکہ عام طریقہ سے یہ شہرت تھی کہ ابوسفیان کے قافلہ سے مقابلہ ہے، خاص اہتمام جنگ نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کی ایک جماعت نے اس کی شرکت غیر اہم بھی اور مدینہ میں ہی مقیم رہے۔

صحیح مسلم میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے تصریح ہے کہ مدینہ سے روانگی کے وقت قافلۂ تجارت پر قبضہ مقصود تھا۔ جنگ کا کوئی اہتمام نہ تھا۔

بہرحال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا اور مصعب بن عمیر عبدری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں علم دے کر کوچ کا حکم فرمایا۔

ابوسفیان کو جب اس کا علم ہوا تو فوراً ضمضم بن عمر غفاری کو اجرت دے کر مکہ دوڑایا کہ جا کر قریش کو اطلاع دے۔

قریش کو جب یہ معلوم ہوا تو نفیر عام ہو گیا اور سرداران قریش میں سے تو کوئی شخص ابولہب کے سوا مکہ میں نہ ٹھہرا۔ اور ابولہب نے بھی اپنی جانب سے عاص بن ہشام بن مغیرہ کو شریک جنگ کیا۔ اور پورے جوش اور طمطراق کے ساتھ اس طرح نکلے کہ ایک ہزار جنگجو جن میں سو گھوڑے سوار اور پیادہ سوار فوج میں چھ سو زرہ پوش، بے شمار اونٹ اور عمدہ اسلحہ و ساز و سامان تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے باہر نکلے تو دو جاسوس بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء قافلہ کے متعلق جدید معلومات کرنے کے لئے بھیجے۔

جب اسلامی لشکر روحاء پہنچا تو مخبر نے اطلاع کی کہ مکہ سے زبردست لشکر مسلمانوں سے جنگ کی غرض سے آرہا ہے۔ اور قافلہ کی خبر لانے والے مخبروں نے اطلاع دی کہ کل یا پرسوں قافلہ "بدر" پہنچ جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً مشورہ کے لئے جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ اور مسلمانوں کے اجتماع میں ارشاد فرمایا کہ قریش جنگ کے لئے آرہے ہیں۔ اور ابوسفیان بھی تجارتی قافلہ کے ساتھ سفر کر رہا ہے، خدا نے بذریعہ وحی مجھ سے قافلہ اور لشکر قریش دونوں میں سے ایک گروہ پر کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ تم رائے دو کہ ہم کو کس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ چونکہ صحابہ بالکل ہی بے سروسامانی کیساتھ صرف قافلہ کے تعاقب کو نکلے تھے، اس لئے ایک جماعت نے عرض کیا کہ مناسب یہ ہے کہ قافلہ ہی سے مزاحمت کی جائے جنگ کا موقع نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ وحی الٰہی کے ذریعہ معلوم ہو چکا تھا کہ اب خدا کی یہی مرضی ہے کہ قریشی لشکر سے مقابلہ ہو۔ اور حق و باطل کا فیصلہ کن معرکہ پیش آئے تو آپؐ کے چہرۂ مبارک پر اس رائے سے ملال محسوس کر کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور دوسرے مہاجرین نے قریش کے لشکر سے مقابلہ کی پر جوش رائے دی۔ اور کہا کہ اگرچہ ہم بے سروسامان ہیں مگر ہم جاہ طلبی اور زر طلبی کے لئے مشرکین سے نہیں لڑتے۔ ہماری جنگ تو محض حق کی خاطر ہے۔ اس لئے جماعت کی بے سروسامانی اور لشکر کی کمی بیشی کا کوئی سوال ہی نہیں۔ حتی کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے تو یہاں تک کہہ دیا: یا رسول اللہ ہم قوم موسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں کہ آپ سے یہ کہہ دیں:۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔

ترجمہ: تو اور تیرا رب جا کر لڑ آؤ ہم یہیں بیٹھے ہیں، یعنی فتح ہوئی تو ہم بھی آجاویں گے۔

ہم تو اسلام کے جاں نثاروں میں ہیں۔ ہمارا قول تو یہ ہے فاذهب انت وربك فقاتلا انا معكما مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار انصار کی جانب اس لئے نظر اٹھا کر دیکھتے جاتے کہ بوقت بیعت کے وقت ان سے یہ وعدہ تھا کہ اگر مدینہ پر کوئی آپ کا دشمن حملہ کرے گا تو ہم آپ کی حمایت میں اس سے ضرور جنگ کریں گے، مگر باہر نکل کر میدان میں خود مقابلہ کیلئے صف آراء ہونے کا ان سے کوئی وعدہ نہ تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس موقع پر جب کہ آپ کا ارادہ قافلہ کو چھوڑ کر قریش سے جنگ کرنے کا ہے تو انصار کی رائے صاف صاف معلوم کی جائے نیز جبکہ اس جماعت میں ستر مہاجرین اور باقی انصار ہی تھے تو ضرور تھا کہ خصوصیت سے ان کی رائے معلوم کی جائے۔ جب انصار نے آپ کا رخ اپنی جانب دیکھا تو حضرت سعد بن معاذ نے جو اس کے بلکہ تمام انصار کے معزز سردار مانے جاتے تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ خصوصیت سے ہم سے دریافت فرمانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں، حضرت سعد نے عرض کیا، ہم آپ پر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کی، آپ سے عہد و پیمان کر چکے، اب آپ کو کیا فکر؟ آپ خدا کے حکم کو ظاہر فرمائیے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپؐ کو سچا رسول بنایا، اگر آپ حکم دیں کہ سمندر میں کود جاؤ تو سمندر میں کود جائیں، کل آپ جنگ کریں گے تو دیکھیں گے کہ جنگ میں ہم کیسے صابر اور دشمن کے مقابلہ میں کس طرح ثابت قدم رہتے ہیں، ہمیں خدا سے امید ہے کہ وہ ہماری خدمات سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انصار کی فداکاری کا یہ عالم دیکھا تو چہرۂ مبارک خوشی سے دمکنے لگا۔ اور فرمایا تم کو بشارت ہو۔ کہ مجھ کو خدا نے وہ تمام جگہ بتادی ہے جس جگہ صنادید قریش رو سیاہ ہو کر ہلاک ہونے والے ہیں۔

ادھر ابوسفیان نے راہ بدل دی اور بیکار راستہ چھوڑ کر ساحل کی راہ پر چل دیا۔ اور ساتھ ہی ایک قاصد بھیج کر قریش کو اطلاع کر دی کہ مقصد حاصل ہو گیا۔ اب جنگ کی حاجت نہیں، واپس آجانا ہی بہتر ہے۔ اور مکہ کے بعض دیگر سرداروں کی رائے بھی یہی ہوئی کہ واپس ہونا بہتر ہے، مگر ابوجہل تو اس دن کا بے حد متمنی تھا۔ اس نے لشکر کو ابھار کر وقت آگیا ہے ضروری ہے کہ اب ہم مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیں ہمارا لشکر بہت بڑا ہے، سامان حرب مہیا ہے، مسلمان بہت تھوڑی تعداد میں ہیں اور سامان حرب بھی کچھ نہیں رکھتے۔ پیچھے پھر رہے ہیں تو چھوٹے ہتھیار لگا کر موت کے لئے آگئے ہیں وقت کو غنیمت جانو اور جنگ سے منہ نہ موڑو۔ ہم بدر ضرور جائیں گے اور فیصلہ کن جنگ ضرور کریں گے۔

بنی زہرہ اور بنی عدی دو مشہور قبائل عرب نے ابوجہل کی اس ضد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور شرکت جنگ سے انکار کر دیا اور راستہ ہی سے مکہ واپس چلے گئے۔

بہرحال ایک جانب روحاء سے مسلمانوں کے تین سو تیرہ مجاہدین کا بے سروسامان لشکر بدر کی طرف بڑھا اور دوسری جانب سے عقبہ کی گھاٹی میں ایک ہزار کا پر شوکت لشکر بدر جا پہنچا۔

مسلمان جب بدر پہنچے تو دیکھا کہ قریش بدر کے اونچے حصہ پر چشموں پر قابض اور صاف زمین پر مورچہ جمائے ہوئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبوراً اس جگہ اترنے کا حکم فرمایا، جہاں ریتلی زمین تھی، انسانوں اور جانوروں کے پاؤں دھنستے تھے اور پانی سے بھی دور تھے۔

حباب بن منذر انصاری جو ان معاملات میں بہت زیرک اور دور رس سمجھے جاتے تھے، عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا اس جگہ پسند فرمانا وحی کے حکم سے ہے یا ہم کو جنگی داؤ پیچ کا موقع ہے؟ فرمایا: تم اس سے بہتر رائے رکھتے ہو تو بتاؤ جنگ تو داؤ گھات ہی کا نام ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہم کو آگے بڑھ کر چشمے کے قریب اترنا چاہیئے تاکہ نشیب سے حوض کی طرف گڑھا کھود کر چشمہ کا رخ اپنی جانب کر سکیں اور آس پاس کے سب کنوئیں بیکار کر دیئے جائیں۔ آپ نے حضرت حباب کی رائے کو پسند فرمایا اور آگے بڑھ کر چشمہ پر قبضہ کر لیا۔

ایفاء عہد

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا

ترجمہ: اور پورا کرو عہد کو ضرور عہد سے سوال کیا جائیگا (بنی اسرائیل)

ادھر تو یہ ہو رہا تھا اور دوسری طرف جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کی صفوں کی ترتیب میں مصروف تھے تو حذیفہ اور ابو حسل دو صحابی عین وقت پر پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ جہاد کی سعادت کے حصول کی غرض سے حاضر خدمت ہو رہے تھے کہ مشرکین کی ایک جماعت نے ہم کو روکا اور کہنے لگے کہ مسلمانوں کی مدد کے لئے جاتے ہو؟ ہم نے انکار کیا تب انھوں نے ہم کو آنے دیا۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔

لشکر اسلام اگرچہ امداد کا سخت محتاج ہے لیکن آپ نے ارشاد فرمایا کہ عہد شکنی اسلام کی تعلیم نہیں۔ تم جب وعدہ کر چکے ہو تو شریک جہاد نہیں ہو سکتے۔

ادھر قدرت کا ہاتھ بھی اپنا کام کر رہا تھا۔ وہ ریگستان جہاں برسوں بھی بارش نہیں ہوتی تھی۔ یک لخت بادلوں سے گھر گیا۔ ابر رحمت نے برس کر لشکر اسلام کی وہ اعانت کی کہ دشمن اسلام کے لشکر کا پڑاؤ دلدل بن گیا۔ جس پر چلنا بھی مشکل تھا اور اسلامی لشکر میں جہاں ریگستان تھا بارش کی تیزی سے ریت جم کر پختہ زمین کی طرح ہو گیا اور مسلمانوں نے بارش کا پانی جمع کر کے افراط سے وضو اور غسل وغیرہ میں استعمال کیا اور خدا کا شکر ادا کیا۔

ادھر یہ ہو رہا تھا کہ قریش کے لشکر میں ایک نا گوار قضیہ

پیش آگیا۔ حکیم بن حزام (جو بعد میں مسلمان ہوگئے) کے مشورہ سے قریش کے سرلشکر عتبہ بن ربیعہ نے یہ ارادہ کیا کہ ہم مسلمانوں سے جنگ نہ کریں، بلکہ سریہ عبداللہ بن جحش میں جو قریش کا ایک بڑا سردار عمرو بن الحضرمی مارا گیا تھا۔ اس کے بھائی عامر کو اس کا خون بہا اپنے پاس سے دے کر آشتی اور صلح کیساتھ واپس چلے جائیں۔ ابوسفیان تو آسانی نکل ہی گیا اب فضول جانیں ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔

ابوجہل نے جب یہ دیکھا کہ ابھی بنی زہرہ و بنی عدی نے رخنہ ڈالا تھا۔ اور اب سرلشکر ہی رخنہ انداز ہے تو فوراً عامر بن حضرمی کو بلا کر کہنے لگا۔ دیکھا تمہارے بھائی کا انتقام کا بنا بنایا معاملہ بگڑا جا رہا ہے اور عتبہ کمزوری دکھا رہا ہے۔

عامر نے جب یہ سنا تو جاہلیت کے دستور کے مطابق کپڑے پھاڑ کر اور گریبان چاک کر کے شور و شیون کرنے لگا۔

عتبہ نے ابوجہل کی جب یہ شرارت دیکھی تو اس کو بہت غصہ آیا اور جوش بہادری میں آگے بڑھ کر مسلمانوں سے مقابلہ کی دعوت دینے لگا۔

عظمتِ صحابہ رض

قمر حجازی اوکاڑہ

الفت سب اصحابؓ رسولؐ کی
ہے ضامن جنت کے حصول کی

قدر و قیمت پوچھو بلالؓ سے
راہِ الفت کے ہر ہر بول کی

کس کس کے وصفوں کا بیان کر لوں
اپنی ہے بُو ہر ایک پھول کی

وہ سب خوش قسمت ہیں ملی جنہیں
شاگردی مصطفویؐ اسکول کی

اہل دل سے پوچھو آپؐ کا بیان
حجت ہے قرآں کے نزول کی

ہر کلمہ گو پہ پیروی قمر
لازم ہے اصحابؓ رسولؐ کی

نوٹ:۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۲۵، ۴ تا ۱۰ دسمبر میں "یاران نبی کے حضور" ایک نظم شائع ہوئی تھی وہ بھی جناب قمر حجازی صاحب کی تھی لیکن غلطی سے قمر یزدانی لکھا گیا۔ قارئین اس شمارے میں نام کی تصحیح فرمالیں ——— ادارہ

جنگ شروع ہوئی اور جانبین سے صفیں درست کی گئیں تو اوّل قریش کی جانب سے تین بہادر میدان میں آئے، اسلامی لشکر سے بھی جواب دینے کے لئے حضرت علیؓ، حمزہ بن عبد المطلب اور عبیدہؓ ابن الحارث مقابل ہوئے اسلامی بہادروں نے تینوں قریشیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ان میں سے حضرت عبیدہ زخمی ہوئے، جنہیں کو میدان جنگ سے اٹھا کر خدمت نبوی میں پیش کیا گیا۔ آپ نے ان کے چہرے کا غبار صاف کرکے ان کو پائے مبارک سے سہارا لگا کر لٹا دیا۔ آخر اسی زخم سے انھوں نے جام شہادت حاصل کیا۔

یہ وقت بھی عجیب تھا کہ ایک طرف مٹھی بھر فدا کاران اسلام جانبازی کے جوہر دکھا رہے ہیں اور دوسری طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سربسجود خدا کی درگاہ میں عاجزی فرما رہے ہیں اور نہایت ہی بے خودی کے ساتھ فرماتے ہیں خدایا، اگر آج یہ چند کلمہ گو مٹ گئے تو پھر قیامت تک تیری پرستش نہ ہوگی۔"

کبھی ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے الٰہی تو نے جو وعدہ فرمایا ہے اب اس کو پورا فرما۔"

اس کے بعد آپ اٹھے اور آپ نے ایک مٹھی کنکریاں ہاتھ میں لے کر فرمایا: شاهت الوجوه یعنی دشمن روسیاہ ہوں۔ اور ان کو ابوجہل کے لشکر کی طرف پھینکا۔ جس کے معجزانہ اثر نے کفار کے تمام لشکر پر سنگ باری کا کام کیا۔ اسی کو قرآن عزیز نے فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ یعنی سنگ باری کا یا اثر تمہارے قبضہ کی بات نہ تھی بلکہ یہ خدا کی قدرت کا نمونہ تھا! ساتھ ہی خدا کی طرف سے فرشتوں کی فوجیں امداد کو بھیجی گئیں اور تھوڑی ہی دیر میں لشکر کفار درہم برہم ہو کر رہ گیا اور مکہ کے بڑے بڑے سردار اس میں کام آگئے، جس سے مکہ والوں کی طاقت ہمیشہ کے لئے کھوکھلی ہو گئی۔ ابوجہل، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ ابن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف جیسے سردار جو اسلام کی دشمنی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے، (ان ہی

باقی صفحہ ۲۳ پر

بد اعمالیوں کا عذاب ـــ شکلوں پر

محمد اقبال حیدر آباد

ہر گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے اس کی ایک معنوی صورت ہوتی ہے جب اس گناہ کو بار بار اصرار کیا جاتا ہے تو یہ صورت گناہ باطنی حجاب میں مرکب ہو کر کسی نوع بہائم کی صورت میں جو اس کے مشابہ ہوتی ہے شکل ہو جاتی ہے۔ معنوی مخفی حجاب کی وجہ سے عوام کی نگاہیں اس صورت بہیمہ کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ ہاں صرف اہل فراست عارف لوگ اس کی شکل پہچان لیتے ہیں یہ باطنی مسخ کہلاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ یوں بھی کرتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کی عبرت کے لئے کسی کی باطنی مسخ شدہ صورت کو اس کی اصلی صورت پر غالب کرکے حیوان مثل خنزیر اور بندر بنا دیتے ہیں۔ علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب الجواب الکافی ص۹۴ میں فرماتے ہیں۔

اللہ جل شانہٗ (قرآن مجید میں) بے دین بد عمل سرکش لوگوں کو کبھی گدھوں سے اور کبھی کتوں اور چوپاؤں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ یہ مشابہت باطن میں ان کی بدعملی کی وجہ سے اقویٰ ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ مخفی لباس میں اپنی اصلی صورت پر آجاتی ہے۔ جسے اہل فراست عارف لوگ ہی ادراک کر سکتے ہیں۔ ہاں جب اس کا اعمال میں ظہور ہوتا ہے تو اس کے افعال سے ہر ایک پہچان لیتا ہے پھر صورت مشابہت رفتہ رفتہ بڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ بڑی ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حقیقتاً منقلب ہو جاتی ہے اسے کامل مسخ کہتے ہیں۔ پھر اللہ شانہٗ جب چاہتے ہیں اس کی باطنی مسخ شدہ صورت کو اس کی اصلی انسانی صورت پر غالب کر دیتے ہیں جیسے یہود وغیرہ کے ساتھ کیا گیا کہ بندروں کی شکل میں مسخ ہو گئے۔ اور ایسا ہی امت کے بعض لوگوں سے بھی کریں گے کہ ان کی شکلیں خنزیر اور بندروں کی شکلوں میں مسخ کر دیں گے اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ اس امت کے بعض لوگوں کی شکلیں مسخ ہوں گی۔

ائمہ محققین نے لکھا ہے کہ ہر باطل عقیدہ رکھنے والے کی باطنی شکل مسخ ہوتی ہے۔ خصوصاً جو اہل بیتؓ یا صحابہ کرامؓ کی توہین اور تحقیر کرتے ہیں اب مسلمانوں کی عبرت کیلئے مستند کتابوں سے چند ایسے واقعات لکھتا ہوں جن میں بعض لوگوں کا توہین اہل بیت یا توہین صحابہ کی وجہ سے دنیا اور قبر میں مسخ ہونے کا ذکر ہے تاکہ ان کو پڑھ کر مسلمان ان کے اختلاط سے بچیں اور جن کا ایسا عقیدہ ہے ان سے توبہ کرکے ایسے عذاب الٰہی سے بچ جائیں۔

حضرت امام شعرانی اپنی کتاب المنن الکبریٰ میں حضرت علامہ عبد الغفار قوصیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ایک شخص حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اس کی عورت اور اس کا بیٹا اس کو منع کیا کرتے تھے لیکن وہ اپنی اس شرارت سے باز نہ آیا تھا بلکہ انہیں بھی اس پر مجبور کرتا تھا۔ خدا کے غضب سے اس کی صورت بدل گئی۔ اس کے گلے میں اس کے لڑکے نے زنجیر ڈال کر اس کو اپنی دکان میں باندھ رکھا تھا اور وہ خنزیر کی طرح چنگھاڑتا تھا۔ ہمسایہ لوگ اس کی آواز کو سنا کرتے تھے۔ کئی دنوں کے بعد وہ مر گیا اس کے بیٹے نے اس کو ایک گندے گڑھے میں پھینک دیا۔ علامہ شیخ محب الدین طبری فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے ذکر کیا تو میں اس کے بیٹے سے ملا۔ اس نے اپنے والد کا یہ عبرت انگیز واقعہ سنایا۔ اس نے کہا میرا والد مجھے بھی اس چیز پر مجبور کرتا تھا اور مارتا تھا لیکن میں نے اس کا کہنا نہ مانا۔

(لطائف المنن والاخلاق للشعرانی ص۹۰ ۲۰۲)

حضرت علامہ تلمسانیؒ اپنی کتاب مصباح الظلام

ہیں علامہ ابو محمد عبداللہ فقیہم حنبلیؒ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت مکہ شریف کو حج کے لئے روانہ ہوئی۔ ان میں ایک آدمی تھا جو نوافل نماز بہت پڑھتا تھا۔ وہ راستہ میں فوت ہوگیا۔ اس کے دفن کے لئے ان کے پاس کوئی کدال وغیرہ نہ تھا۔ جس سے اس کی قبر کھود کر دفن کریں۔ انہوں نے اس جنگل میں گھومنا شروع کیا ایک بڑھیا عورت کی جھونپڑی دیکھی۔ اس کے پاس گئے دیکھا اس کی جھونپڑی میں لوہے کا ایک بڑا سا کدال پڑا ہے۔ انہوں نے اس سے طلب کیا۔ اس نے کہا تم حلفیہ عہد کرو کہ ہم اسے ضرور واپس کر دیں گے۔ انہوں نے واپس کرنے کی حلف اٹھا دی۔ وہ لے کر آگئے۔ پس اس کدال سے قبر کھودی اور اس کو دفن کر دیا۔ جب فارغ ہوئے دیکھا کہ کدال غلطی سے قبر میں رہ گئی اور اس بڑھیا کا عہد یاد آیا۔ کدال نکالنے کیلئے اس کی قبر کو کھودا گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ کدال اس مردہ کی گردن میں طوق بنی ہوئی ہے اور ہاتھ بھی اس میں بند ہیں۔ وہ حیران رہ گئے انہوں نے اسے ویسے ہی بند کر دیا اور اس واقعہ کو بڑھیا کے پاس جا کر بیان کر دیا۔ بڑھیا نے پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور کہا یہ کدال میرے پاس تھی۔ مجھے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس کدال کو محفوظ رکھنا یہ ایک ایسے شخص کی قبر میں طوق بنے گی جو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیتا ہے

(سعادۃ الدارین للنبہانیؒ ص ۱۵۲)

حضرت امام ابن ابی الدنیاؒ حضرت امام محمد بن علیؒ سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم مکہ میں کعبہ شریف کے نزدیک بیٹھے تھے ایک شخص ہمارے سامنے آیا اس کا آدھا چہرہ سیاہ تھا اور آدھا سفید۔ کہنے لگا اے لوگو میری شکل دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا او اللہ کے دشمن او فاسق کیا تو ہی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ پس

باقی صفحہ ۳۰ پر

پیغمبرِ اسلام میری نظر میں

ایک عیسائی کے تاثرات

جہاں تک اسلام کے بانی کا تعلق ہے آپ کی زندگی کی تاریخ میں علم الاصنام کا وہ عنصر نہیں پایا جاتا جس نے دوسرے بڑے مذہبی پیشواؤں پر پردہ ڈال رکھا ہے آپ کی زندگی ایک ایسے زمانے میں بسر ہوئی تھی جسے، تاریکی زمانہ کہا جاتا ہے۔ عیسوی سن کی ساتویں صدی میں آپ پیدا ہوئے تھے اور آپ کی زندگی ایسے زمانے میں بسر ہوئی تھی جس کی تاریخ کا ہمیں پورا پورا علم ہے۔

کس شاندار طریقے سے آپ کی زندگی تاریخ کی روشنی میں مقابلہ کرتی ہے اور کس قدر جاہل ہیں وہ لوگ جو حضرت محمدؐ پر حملہ کرتے ہیں، یہ دونوں باتیں تاریخ سے ثابت ہیں، بہت سے لوگ تو آپؐ کی زندگی سے واقف ہی نہیں ہیں۔ اپنے خدوخال کے اعتبار سے وہ کس قدر سادہ اور کس قدر جری تھی، آپؐ تاریخ کے ایک کٹھن دور میں پیدا ہوئے تھے، ایسے لوگوں میں جن میں اوہام باطلہ نہایت ہی خراب نتائج پیدا کر رہے تھے۔ ہم تھوڑی دیر کے لئے ان اشخاص کی شہادت سے جن کی زندگیوں کو آپؐ نے بدل ڈالا تھا معلوم کریں گے کہ اس وقت عامۃ الناس کی زندگیاں کیسی تھیں لیکن اس سے قبل بھی اندھیرے میں روشنی کے مینار کی طرح چمکتے نظر آتے ہیں۔ اور ہمیں آپ کی زندگی اس قدر بے عیب اور اس قدر پکی نظر آتی ہے کہ ہم فوراً معلوم کر لیتے ہیں کہ کیوں آپؐ کو اپنے گرد و پیش کے لوگوں تک اپنے خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ وہ کون سا نام تھا جس سے مکّہ کے تمام مرد، عورتیں، بچے آپؐ کو پکارا کرتے تھے؟ جس نے اپنی زندگی ایام طفولیت سے ہی ان میں بسر کی تھی۔ یعنی ایسا شخص جو اعتماد اور بھروسے کے قابل ہو۔ آپ کی نسبت عام طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ آپؐ جب گلیوں اور بازاروں سے گزرا کرتے تھے تو بچے بازاروں سے نکل کر دوڑتے ہوئے آتے تھے اور آپؐ کے گھٹنوں اور ہاتھوں سے چمٹ جاتے تھے۔ جب کبھی یہ دونوں صفات ایک ہی شخص میں مجتمع دیکھیں گے تو پھر آپ اس میں ایک ہیرو اور بنی نوع انسان کے ایک ہادی کے عناصر موجود پائیں گے۔

یہ داستان اپنے اندر بہت معنی رکھتی ہے کہ کشمکش کے خیالات کے غور و فکر کی دنیا میں زندگی بسر کرنے کے اور پھر کچھ مدت تک صحراء کے ایک غار میں رہنے کے ان پندرہ سالوں میں آپ نے ایسے خیالات سے جنگ جاری رکھی جنھوں نے اوّل اوّل آپ کو مغلوب کر لیا یہ بات قابل لحاظ ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ اس غار سے واپس ہوئے تو خدا کے ایک فرشتے نے آپ کو دنیا کے سامنے خدا کا پیغام سنانے کا حکم دیا تو آپ کانپ اٹھے۔ اس وقت آپؐ کی بیوی نے آپ کی ہمت بندھائی اور آپؐ کو اس آواز پر چلنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے آپ "الامین" ہیں۔ خدا کبھی ایسے شخص کو ہلاک نہیں کرے گا جس پر لوگ اعتماد رکھتے ہوں ایسی شہرت کسی پیغمبر کو نہیں مل سکتی، پھر آپ اپنے مشن پر گامزن ہو گئے۔ آپؐ کی بیوی آپ پر سب سے پہلے ایمان لائیں، وہ عورتوں میں سب سے زیادہ پیاری اور سب سے زیادہ شریف تھیں جنھوں نے اس ہادی کے ساتھ ۲۶ سال تک زندگی بسر کی تھی۔ یہ تھا اس ہستی کا کردار۔ اس خاتون کے الفاظ میں جو آپ کے سب سے زیادہ قریب تھیں۔

عام طور پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ ایک پیغمبر

کی اپنے ملک میں عزت نہیں کیجاتی مگر آپ کی اپنے ملک میں اور اپنے گھر میں بھی عزت تھی۔ آپ کی اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے دلوں میں عزت تھی اور ان ہی میں سے آپ کو ابتدائی ایمان لانے والے ملے۔ جیسا کہ ابھی کہا گیا کہ آپ کی بیوی سب سے پہلے ایمان لائیں اور پھر وہ لوگ ایمان لائے جو رشتہ میں آپ سے قریب تر تھے اور پھر وہ لوگ ایمان لائے جن سے آپ کی دوستی تھی۔ اس طرح صبر آزما محنت کے تین سال بعد ایسے تین آدمی آ گئے جنھوں نے آپ کو خدا کا رسول تسلیم کر لیا۔

آپ کی زندگی کس قدر سادہ کفایت شعارانہ تھی! آپ اپنے ٹوٹے ہوئے جوتوں کی خود مرمت کر لیا کرتے تھے۔ آپ اپنے خود درزی اور کفش دوز تھے۔ اس وقت بھی جب کہ آپ زندگی کے آخری حصے میں تھے آپ کے گرد و پیش لاکھوں آدمی پیغمبر خدا کی حیثیت سے آپ کی تعظیم کرتے تھے۔ یہ تھا اس ہستی کا کردار! کس قدر سادہ، کس قدر شریفانہ، کس قدر ایماندارانہ!

یہ دنیا کے مذاہب کی تاریخ میں نہایت رقت آمیز اور تعجب خیز بات ہے کہ آپ کے ماننے والوں پر نہایت خوفناک مظالم روا رکھے جاتے تھے، انہیں تپتی ہوئی ریت پر اس طرح لٹا دیا جاتا تھا کہ عرب کے سورج کی گرم کرنیں انہیں اوپر سے جھلسا دیتی تھیں۔ ان کے سینوں پر پتھروں کی سلیں رکھ دی جاتی تھیں۔ آپ کے ایک پیرو کی بوٹی بوٹی کر دی گئی اور پھر اس درد و کرب اور نزع کی شدت میں اس سے کہا گیا:

"تو جو اپنے رسول پر ایمان رکھتا ہے کیا تو پسند نہیں کرتا کہ محمدؐ تیری جگہ ہوتا اور اپنے گھر میں تو چین کرتا؟

تو وہ مرتا ہوا آدمی جواب دیتا ہے: خدا گواہ ہے کہ اگر محمدؐ کے پیر میں کانٹا بھی چبھ جائے تو اس وقت میں اپنے بیوی اور بچوں اور سارے ساز و سامان کے ساتھ گھر میں رہنا پسند نہیں کروں گا۔"

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کے پیروؤں کو آپ سے کتنی محبت تھی۔

ایک لڑائی کے بعد جو ان ابتدائی لڑائیوں میں سے تھی جس میں آپ کی فوجیں کامیاب ہوئی تھیں اور مال غنیمت ہاتھ آیا تھا، ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس سے زیادہ اور کوئی واقعہ دلگداز نہیں ہو سکتا۔ آپ نے مال غنیمت کی تقسیم کی تھی اور ان لوگوں کو جو آپ سے زیادہ قریب اور جنھوں نے سب سے زیادہ مدد دی تھی اور نہایت اچھے طریقے سے آپ کی مدد کی تھی اس تقسیم میں بڑا حصہ نہیں ملا۔ وہ بہت ناراض ہوئے اور چپکے چپکے بڑبڑانے لگے۔ اس پر آپ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور فرمایا:

"مجھے اس بحث کا حال معلوم ہو گیا ہے جو تم لوگ آپس میں کر رہے تھے۔ جب میں تم لوگوں میں آیا تھا اس وقت تم تاریکی میں بھٹک رہے تھے اور خدا نے تمہیں سیدھا راستہ دکھایا، تم تکلیف میں تھے اس نے تمہیں مسرور کیا، تم آپس میں برسرپیکار رہتے تھے اور اس نے تمہارے دلوں کو برادرانہ محبت سے بھر دیا اور فتح عنایت فرمائی مجھے بتاؤ، کیا یہ واقعہ ہے یا نہیں؟

جواب ملا کہ "ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ساری اچھائی خدا اور اس کے رسول ہی کو زیب ہے"

حضرت محمدؐ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا! خدا کی قسم تم جواب میں یوں کہہ سکتے تھے اور تمہارا جواب صحیح ہوتا کہ تم ہمارے پاس ایسی حالت میں آئے تھے کہ لوگ تمہاری باتوں کو عبث سمجھ کر رد کر رہے تھے اور ہم تم پر ایمان لائے، تم ہمارے پاس بے کس و بے یار پناہ گزین کی حیثیت سے آئے تھے اور ہم نے تمہاری مدد کی تھی، تم مفلس اور گھر سے نکالے ہوئے تھے ہم نے تمہیں رہنے کی جگہ دی۔ تم پریشان آئے تھے اور ہم نے تمہیں تسلی دی۔ یہ سب کچھ تم کہتے تو ٹھیک تھا۔ پھر اب تم کیا اس بات سے مطمئن نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو ریوڑ اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے گھروں کو اس طرح لوٹو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں"

اور تاریخ میں درج ہے کہ جب یہ الفاظ آپ کی زبان سے نکل رہے تھے، آنسوؤں سے اس وقت ان کی داڑھیاں بھیگ گئی تھیں اور انہوں نے کہا تھا "ہاں! اے خدا کے رسول! ہم اپنے حصہ سے مطمئن ہیں" آپ سے اس قدر محبت کی جاتی تھی مگر کیوں؟ اس لئے کہ آپ ان لوگوں کے لئے جو جہل اور تاریکی میں تھے، روشنی لے کر آئے تھے آپ کے متبعین کی شہادت ہے کہ وہ کیا تھے اور رسول کی تعلیمات کی بدولت کیا سے کیا بن گئے؟ تاریخ اس پر شاہد ہے اور ہم سمجھ سکتے ہیں کہ بحیثیت رسول خدا آپ کی نسبت کیا رائے رکھتے تھے؟ ان پر نور الٰہی جلوہ گر ہوا تو اس تعلیم کی وجہ سے جو آپ نے دی۔ انہوں نے ایک معروضہ کی شکل میں جو آج بھی محفوظ ہے مندرجہ ذیل باتیں کہی تھیں:

ہم بتوں کی پرستش کرتے تھے، ہم ناپاک زندگی بسر کرتے تھے، ہم مردے کھاتے تھے، ہم گالیاں بکا کرتے تھے، ہم انسانیت کے ہر جذبے کو ٹھکرا دیا کرتے تھے۔ اور مہمان نوازی اور ہمسائگی کے حقوق سے غفلت برتتے تھے اتنے میں خدا نے ہم میں ایک شخص کو پیدا کیا جس کے حسب و نسب، سچائی، دیانتداری اور پاکیزہ زندگی سے ہم واقف ہیں اور اس نے ہمیں خدا کی وحدانیت کی طرف دعوت دی اور ہمیں سکھلایا کہ ہم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا کریں، اس نے ہمیں بتوں کی پرستش سے روکا اور سچ بولنے، امانتوں میں خیانت نہ کرنے، رحم کرنے اور اپنے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے، عورتوں کی برائی نہ کرنے اور یتیموں کا مال نہ کھانے، بدکاریوں سے دور رہنے، نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے کا حکم دیا۔

موت کی یاد

سعید احمد گلستان کالونی کراچی

موت ہی وہ چیز ہے جو انسان پر تمام حقائق آشکارا کردیتی ہے۔

موت ہی وہ چیز ہے جو انسان کی تمام دنیاوی خواہشیں ختم کردیتی ہے۔

موت ہی وہ چیز ہے جو تمام فانی لذتوں کو مکدر کر دیتی ہے

موت ہی وہ چیز ہے۔ جو خدا کی زمین پر اکڑ کر چلنے والوں کی کمریں توڑ دیتی ہے۔

موت ہی وہ چیز ہے جو بڑے بڑے جاگیرداروں کے مالکوں کی امیدیں ختم کردیتی ہے۔

موت ہی وہ چیز ہے جو دنیا کے نرم بستروں سے اٹھا کر قبر کے اندھیرے میں ڈال دیتی ہے۔

موت ہی وہ چیز ہے جو مومنوں کی تمام دنیاوی تکالیف دور کردیتی ہے۔

موت ہی وہ چیز ہے۔ جو مومنوں کو دیدار رب اور دیدار محمدؐ نصیب کراتی ہے۔

موت ہی وہ چیز ہے جو مومنوں کو ہمیشہ ہمیشہ کی راحت میں داخل کر دیتی ہے

موت ہی وہ چیز ہے۔ جو مومنوں کو آب کوثر سے سیراب کرتی ہے

جب موت کے فرشتے ہماری جان قبض کرکے ہمیں دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کردیں گے تو ہماری آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور ہمیں احساس ہوگا کہ ہمیں کیا کرنا تھا۔ اور کیا کرکے آئے ہیں ہم غم کے سمندر میں ڈوب جائیں گے افسوس کریں گے اور روئیں گے۔ لیکن اس وقت ہمارا رونا دھونا، افسوس کرنا، یہ سب کچھ کسی بھی کام کا نہیں ہوگا۔

ہم جن حقائق کو افسانہ اور فرضی کہانی سمجھتے تھے وہ ہمارے سامنے ہوں گے ایک طرف جنت کے نظارے ہوں گے خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے باغ ہوں گے۔ ہیرے جواہرات سے چمکتے ہوئے محل ہوں گے۔ ابدالآباد کی زندگی ہوگی اور ایسی حسین نعمتیں ہوں گی جن کا تصور بھی ہم نہیں کرسکتے۔ اور دوسری طرف دوزخ کی کھائی ہوگی جو منکرین کی آماجگاہ ہوگی۔ دوزخ کے بارے میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔

دوزخ کو ایک ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کی آگ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کی آگ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کی آگ سیاہ ہوگئی چنانچہ اب دوزخ سیاہ اندھیرے والی ہے۔

(ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

باقی صفحہ ۱۴ پر

غازی علم الدین شہید

تحریر: الحافظ محمد افضل قادری لالہ موسیٰ

مولانا محمد علی جوہر نے یوں عقیدت فرمائی۔ آپ نے ایسی حسین موت کو گلے لگا کر قوم کی عزت رکھ لی ہے۔ اور آپ کے جذبہ سرفروشی سے ہماری رجعت قہقری کی سیاہیاں دھل گئی ہیں۔ اس لئے آج ہر غیرت مند انسان کے آئینہ دل میں شہید علم الدین کی تصویر دکھائی دیتی ہے۔

مولانا ظفر علی خان نے لکھا ہے کہ

شہید علم الدین کی حدت خون سے غیرت و حمیت کے وہ چراغ روشن ہوئے جنہیں مخالف ہوا کے تند و تیز جھونکے بھی بجھا نہیں سکتے آپ کی شہادت سے قوم کو ایک نئی زندگی مل گئی ہے اب موت بھی نہیں مار سکے گی۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نے فرمایا کہ دولت کا لالچ کیسا ہے۔ نہ میرے دل میں کبھی حکومت کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ میں کسی دنیاوی حاکم سے آج تک مرعوب نہیں ہوا۔ حمد و نعت کی وارفتگی میں میری تارِ نفس بھی رہتی ہے۔ میں نے کسی سے آگے بڑھ جانے کے متعلق کبھی نہیں سوچا۔ حسد کی آگ سے خدائے قدوس نے مجھے ہمیشہ محفوظ رکھا مگر غازی علم الدین شہید کا حال دیکھ کر میرے دل میں اس آرزو نے انگڑائی لی کاش یہ موت مجھے نصیب ہوتی۔

فدا کارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد خاک کرنے کے بعد حضرت علامہ اقبال مرحوم نے عرض کیا۔ غازی علم الدین شہید جب دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونا تو آقا و مولا کی بارگاہ میں میرا اسلام پیش کرنا اور اسلامی ممالک خصوصاً برصغیر کی سیاسی آزادی کے لئے دعا کرنا آپ کی شہادت سے برصغیر کی فضائے سیاست پر دور رس انقلابی اثرات مرتب ہوئے ہیں: میرا حاصل مطالعہ شاید قارئین کو عجیب سا لگے مگر آزادی کی غیر مترقبہ نعمت کا حصول شہدائے رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہے۔ اور پاکستان ان کے قطرۂ خون کا صلہ ہے۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

عیسائیت کا مطالعہ نقصان دہ ہے

سائل: خانپور سے ایک صاحب

س: ایک شخص جس کی عمر صرف سولہ ۱۶ برس تھی اور وہ اپنے مذہب کے بارے میں زیادہ علم نہیں رکھتا تھا۔ اس نے ریڈیو پر عیسائیوں کے نشر کردہ پروگرام سننا شروع کر دیئے۔ اگرچہ ساتھ ساتھ نمازیں بھی پڑھتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس نے عیسائیوں کی لکھی ہوئی کتابیں بھی پڑھنا شروع کر دیں مگر ذہن میں یہی خیال رہا کہ میں تو علمی نقطہ نظر سے پڑھ رہا ہوں۔ مگر جلد ہی اس کے اثرات ظاہر ہوئے اور اپنے دین سے بے رغبتی ہونے لگی اور معاملہ شک میں پڑ گیا اور وہ سوچنے لگا کہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی صحیح ہوں۔ اس طرح اس کو روحانی مرض لاحق ہو گیا۔ پھر وہ دیگر غیر مسلموں کی کتابیں بھی پڑھتا رہا۔ آج کل وہ ذہنی مریض بن گیا ہے۔ ہر مذہب کے بارے میں سوچتا رہتا ہے کہ شاید یہ صحیح ہو۔ آپ اس کا کوئی حل تجویز کریں۔

ج: ہر آدمی مذہب کے تقابلی مطالعہ کا اہل نہیں ہوتا خصوصاً ۱۶ برس کی عمر ناپختہ ذہنی کا زمانہ ہوتا ہے، اس عمر میں تو ناقص معلومات اور ناقص تجربہ کی بنا پر صحیح اور غلط کے درمیان امتیاز کرنا اور بھی مشکل ہے۔ اس کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا جو ہوا۔ کہ آدمی رفتہ رفتہ ذہنی مریض بن کر رہ جائے۔ یا خالص لامذہب اور دہریہ ہو جائے۔ اس کا حل اورادو وظائف نہیں بلکہ کسی بندۂ خدا سے رجوع کرنا ہے۔ ان سے کہیئے کہ اگر وہ ضرورت محسوس کریں تو مجھ سے رابطہ قائم کریں اور ہو سکے تو ملاقات کریں۔ پتہ یہ ہے:

محمد یوسف لدھیانوی علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵۔

ضرورت سے زیادہ پانی لینا

سائل: محمد اسلم کراچی

س: آج کل کراچی میں پانی کی قلت ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے لوگوں نے اپنے گھروں میں سکشن پمپ (پانی کھینچنے والی مشین) لگائے ہیں جس کا کام مین لائن سے جو پانی سپلائی ہوتا ہے اسے اپنی طرف کھینچ کر اور لوگوں کو اپنے حق سے محروم کر دینا ہے۔ اور آج کل یہ اتنا عام ہو گیا ہے کہ اگر کوئی یہ پمپ لگانا نہ بھی چاہے تو مجبوراً لگانا پڑتا ہے۔ دین اسلام کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل تحریر فرمائیں۔

ج: اپنی ضرورت سے زیادہ لینا جائز نہیں۔

وراثت کا مسئلہ

سائلہ: عائشہ رضا کراچی

س: میرے والد صاحب نے جو کچھ چھوڑا تھا اس سے میرے گھر والوں نے ایک فلیٹ چھ ہزار کا خریدا تھا۔ آج وہ فلیٹ ستر ۷۰ ہزار کا فروخت ہوا ہے۔ اس ستر ہزار میں سے بلڈنگ کا مالک تقریباً پندرہ یا سترہ ہزار لے گا باقی جو رقم بچی ہے اس کی حصہ داری کس طرح سے ہو گی؟ جبکہ میرا ایک سگا بھائی ہے۔ ایک سوتیلا بھائی ہے۔ بڑی بہن فوت ہو چکی ہے۔ والدہ حیات ہیں اور میں (لڑکی) ہوں۔

ج: آپ کے والد کی جائداد (و) قرض ادا کرنے اور اگر وصیت کی ہو تو تہائی مال میں سے وصیت نافذ کرنے کے بعد) چالیس حصوں میں تقسیم ہو گی۔ پانچ حصے آپ کی والدہ کے چودہ چودہ حصے دونوں بھائیوں کے اور سات حصے آپ کے۔ نقشہ یہ ہے:

بیوہ	لڑکا	لڑکا	لڑکی
۵	۱۴	۱۴	۷

قسطوں پر ادھار دینا

سائل: زمرد خان حمیدی

س: آج کل ملک بھر میں جگہ جگہ، شہر گاؤں ہر جگہ صرف زندگی کی اشیاء قسطوں میں دستیاب ہیں اور ہر شخص قسطوں میں اپنی اپنی ضرورت کی اشیاء حاصل کر رہا ہے۔ میں نے بھی چند اشیاء لی تھیں۔ جن میں سے کچھ کی قسطیں ختم ہو گئی ہیں اور کچھ ختم ہو رہی ہیں۔ مجھے ایک دن ایسے ہی یہ خیال آیا کہ ہم جو چیزیں قسطوں پر حاصل کرتے ہیں تو ہم قسطوں والے کے قرض دار ہو جاتے ہیں اور قرض دار پر جنت حرام ہو جاتی ہے۔ آج ہزاروں افراد ان قسطوں کے چکروں میں الجھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک کار یا کوئی بھی دوسری چیز چاہے کچھ بھی ہو قسطوں پر حاصل کرتا ہے اور موت آجاتی ہے تو کیا ایسے شخص پر جنت حرام ہو گی۔

ج: اُدھار پر چیز لینا جائز ہے اور جو قرض اس کے ذمہ ہو جائے گا اس کی وصیت کر دینا ضروری ہے کہ فلاں کا قرض میرے ذمہ ہے۔

س: اگر کوئی کار قسطوں میں لیتا ہے یا کوئی اور چیز اور وہ آدمی مر جاتا ہے یا کار کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے اور اور کار تباہ ہو جاتی ہے اور آدمی مر جاتا ہے اس کی جائیداد بھی اتنی نہیں جو فروخت کر کے قرض اتارا جائے اس کا رشتہ دار بھی کوئی نہیں تو ایسے آدمی کے لیے کیا

حکم ہے؟

ج: وہ قرض اس کے ذمہ رہ جاتا ہے، قیامت کے دن وصول کیا جائے گا۔

س: یہ جو قسطوں پر اشیاء دیتے ہیں ان میں چند ۱۰٪ فیصد کے حساب سے منافع لیتے ہیں کوئی ۸٪ فیصد اور کوئی اس سے کم یا زیادہ، تو کیا یہ جائز ہے؟ مثلاً ایک روپیہ کے ساتھ ۱۰ پیسے ان کا نفع ہوتا ہے کیا یہ سود ہے؟

ج: یہ سود نہیں چیز کی مہنگی قیمت ہے

س: ٹیلیویژن اور وی سی آر کا استعمال تبلیغ کے لئے کیسا ہے؟

ج: ٹی وی نجس العین ہے اس کو کسی طرح بھی استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ وی سی آر اس سے بھی بُرا ہے۔

س: آج کل فلموں کے سائن بورڈ پر لکھا ہوتا ہے کہ "انشاء اللہ آئندہ مبارک جمعہ سے افتتاح" کیا یہ اسلامی حکومت میں جائز ہے۔

ج: گناہ کے کام پر اللہ کا نام لینا اندیشۂ کفر رکھتا ہے۔

ٹی وی کی وجہ سے جماعت چھوڑنا

سائل:	اسد امیر کراچی

س: ایک شخص اذان ہوتے ہی گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے تاکہ وہ ٹی وی پروگرام دیکھ سکے اس کے علاوہ اسے کوئی عذر بھی نہیں ہے کیا یہ نماز ہو جائے گی۔

ج: بلا عذر جماعت ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے، اس شخص کو اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

س: جیسا کہ آپ نے پہلے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ویڈیو کیسٹ کا کاروبار حرام ہے۔ کیا اسی طرح ٹیلی ویژن اور وی سی آر کا کاروبار بھی حرام ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے؟

ج: جی ہاں!

س: بعض لوگ جن کا گھر مسجد سے قریب ہوتا ہے اور وہ مسجد جانے یعنی نماز پڑھنے کی نیت سے گھر سے نکلتے ہیں، لیکن وہ بجائے گھر میں وضو کرنے کے مسجد میں جا کر وضو کرتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے۔

ج: گھر سے وضو کرکے جانا افضل ہے مسجد میں وضو کرنا جائز ہے۔

قضا نماز کا مسئلہ

سائل:	نعیم الدین کراچی

س: کیا قضا نماز فجر کی اذان کے یا نماز کے بعد یا عصر کی نماز کے بعد پڑھ سکتے ہیں اور فجر کی نماز کے وقت فرض ختم ہونے کے بعد بھی پوری یعنی سنت اور فرض دونوں پڑھنا جائز ہیں۔

ج: قضا نماز تین اوقات (طلوع، غروب، نصف النہار) میں جائز نہیں۔ ان کے علاوہ تمام اوقات میں جائز ہے مگر فجر و عصر کے بعد لوگوں کے سامنے نہ پڑھے۔

س: وقت زوال (ضحوۂ کبریٰ) کتنے وقت رہتا ہے۔ جیسا کہ ابھی مثلاً ۲۹—۱۱ پر شروع ہو رہا ہے اور بارہ چھتیس پر ظہر کا وقت شروع ہو رہا ہے۔ آیا کہ جو ایک گھنٹہ یا پون گھنٹہ کا وقت ہے اس میں کوئی نفل یا قضا نہیں پڑھ سکتے ہیں یا پڑھ سکتے ہیں؟

ج: ضحوۂ کبریٰ کے وقت نفل اور قضا جائز ہے البتہ نصف النہار کے وقت جائز نہیں، طلوع و غروب کے ٹھیک درمیان کے وقت کو نصف النہار کہتے ہیں، نصف النہار سے پانچ سات منٹ آگے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

لفظِ خدا کا استعمال درست ہے

سائل:	محمد لطیف کراچی

س: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ "خدا حافظ" کی جگہ "اللہ حافظ" کہا کریں کیونکہ خدا عربی کا لفظ نہیں ہے۔ آپ ہمیں بتائیں کہ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ج: "خدا" فارسی کا لفظ ہے۔ جس کے معنی معبود برحق کے ہیں اس لئے یہ لفظ کہنا صحیح ہے۔

بقیہ:	زکوٰۃ

تم نفل کے طور پر زیادہ عمر کی عمدہ اونٹنی دیتے ہو تو اللہ جل شانہٗ تمہیں اس کا اجر دے گا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسی لئے ساتھ لایا ہوں، اس کو قبول فرمالیں، حضورؐ نے اس کے لینے کی اجازت فرما دی۔ (ابوداؤد)

ان حضرات کے دلوں میں زکوٰۃ کا مال ادا کرنے کے یہ ولولے تھے، وہ اس پر فخر کرتے تھے، اس کو دولت سمجھتے تھے کہ اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا قاصد آج میرے پاس آیا اور میں اس قابل ہوا۔ وہ اس کو تاوان اور بیگار نہیں سمجھتے تھے، وہ اس کو اپنی ضرورت، اپنی غرض اور اپنا کام سمجھتے تھے۔ ہم لوگ عمدہ مال کو یہ سوچتے ہیں کہ اس کو رکھ لیں کہ اپنے کام آئے گا۔ اور یہ حضرات اپنے کام اسی کو سمجھتے تھے جو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دیا۔ حضرت ابوذرؓ کا واقعہ پہلی فصل کی آیات کے ذیل میں نمبر ۱۱ پر گذر چکا کہ جب قبیلۂ بنی سُلیم کے ایک شخص نے آپ کی خدمت میں رہنے کی درخواست کی تو آپؐ نے ان سے یہ فرمایا کہ اس شرط پر میرے پاس قیام کی اجازت ہے کہ جب میں کسی کو کوئی چیز دینے کو کہوں تو جو چیز میرے مال میں سب سے عمدہ اور بہتر ہو، اس کو چھانٹ کر دینا ہوگا۔ یہ مفصل قصہ گذر چکا ہے اور آئندہ فصل کے احادیث میں نمبر ۱ پر یہ مضمون تفصیل سے آرہا ہے کہ زکوٰۃ، صدقات میں بالخصوص زکوٰۃ میں خراب مال ہرگز نہ دینا چاہئے

مبلغ مولوی محمد اقبال کا دورہ!

مولانا محمد اقبال ظفر میسوی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے گرد و نواح کا دورہ مکمل کر لیا، انہوں نے کنری بجاری کی جامع مسجد میں بی سرور، ڈملو، ٹالہی، نوکوٹ، جتیں آباد، ڈگری، ٹھورو کا دورہ کیا اور خطاب کیا۔

ختم نبوۃ اور قادیانی وسوسے

محمد صلاح الدین (سابق قادیانی) مسلمان انجمن اصلاح ہدایت کوشش

قادیانی نبوت کا نام "تذکرہ" ہے:

مطلق دعویٰ نبوت اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں بلکہ بقول قادیانی امت کثرت مکالمہ مخاطبہ "یا "وحی نبوت" کا اس کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ جیسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے مراد قرآن ہے اور ساری دنیا کو قرآن پڑھا کر آپ کی نبوت منوائی جاتی ہے، اسی طرح مرزا صاحب کی کتاب "تذکرہ" ہے جو مرزا صاحب کی نبوت ہے اس کو دنیا کے سامنے کیوں پیش نہیں کیا جاتا، چھپا کر کیوں رکھا جاتا ہے۔ کیوں نہیں "تذکرہ" پڑھا کر مرزا صاحب کی نبوت منوائی جاتی۔ یہ تو سراسر فریب اور شرمناک دھوکہ ہے کہ قرآن پڑھا کر مرزا کی نبوت منوائی جائے۔ یہی قادیانیوں کا سب سے بڑا دجل ہے کہ اسلام و قرآن پیش کرکے قادیانیت اور "تذکرہ" منوایا جاتا ہے۔ ایک سو برس میں تذکرہ صرف ۳ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اسی بات سے اندازہ کیجئے کہ اس کو کتنی رازداری میں رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس شر سے محفوظ رکھے کہ قرآن کے بعد بھی کسی پر ایمان لانا پڑے۔ حسبنا کتاب اللہ۔

قادیانیوں کا کلام مجید

اہل اسلام کا کلام مجید قرآن ہے اور قادیانی امت کا کلام مجید "تذکرہ" ہے، اس کے باوجود قادیانی عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ ہم بھی قرآن کو ہی کلام مجید مانتے ہیں کسی اور کتاب کو نہیں۔ یہ کہنے والے یا تو محمد جھوٹ بولتے ہیں یا انہیں اس کلام مجید کا کچھ خبر نہیں جو مرزا صاحب پر ٹیچی ٹیچی کی طرف سے نازل ہوا ہے اور جس کے نہ ماننے والے کو وہ ملعون کہتے ہیں۔ چنانچہ پر یقین انداز میں کہا:

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا ۞ بخدا پاک دانمش از خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم ۞ از خطا ہا ہمیں است ایمانم
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را ۞ بر کلامیکہ بروے شد القا
واں یقین کلیم بر تورات ۞ واں یقین ہائے سید السادات
بخدا کم نیم ازو ہمہ بر یقیں ۞ ہر کہ گوید دروغ ہست لعین
بخدا ہست ایں کلام مجید ۞ از دہان خدائے پاک وحید

ان اشعار میں مرزا صاحب نے کلام مجید اس وحی کو قرار دیا ہے جو ان پر نازل ہوئی اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ ہر خطا و شبہ سے پاک ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ ملعون ہے۔ کیونکہ یہ کلام مجید (تذکرہ) خدائے پاک وحید کے منہ سے نکلا ہے۔

اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید کے بعد مرزا صاحب نے چونکہ صاحب کتاب نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس لئے ان کا شمار بھی ان تیس دجالوں میں ہوتا ہے جن کو وہم ہو گا کہ وہ امتی نبی بنائے گئے ہیں۔

خانہ ساز نبوت کا عبرتناک انجام

تخلیق آدم سے لے کر آخری نبی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی مدعی نبوت ایسا نہیں گزرا جس کے فوت ہونے کے ساتھ ہی اس کے ماننے والوں میں یہ اختلاف پیدا ہو گیا ہو کہ ہم جس کو مانتے تھے، آیا وہ نبی تھا یا ولی؟

اب تک قادیانیوں کے پانچ بڑے فرقے بن چکے ہیں: احمدی لاہوری، قادیانی، دیندار، حقیقت پسند اور تاپوری۔ ان پانچوں فرقوں میں سے چار فرقے مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ صرف ایک فرقہ قادیانی مرزا صاحب کی نبوت و رسالت پر یقین رکھتا ہے۔ مذہبی تاریخ میں اس عجوبہ کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اگر قرآنی آیات سے اجرائے نبوت ثابت تھی اور مرزا صاحب نے ان آیات کو اپنی نبوت کی تائید میں پیش کیا تھا تو یہ ممکن ہی نہ تھا کہ قادیانی نبوت ایک معمہ بن جاتی۔ اس لئے دعویٰ نبوت خلل ہے دماغ کا۔

قادیانی درخت کے پھل

اسی طرح قرآن مجید کی جن آیات کو بنیاد بنا کر مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت منوائی جاتی ہے ٹھیک انہی دلائل کی بنیاد پر خود قادیانیوں میں سے بیسیوں افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ وہ قادیانی تھے جنہوں نے مرزا صاحب پر ایمان لا کر خود کو مرزا صاحب میں فنا کر دیا تھا۔ انتہا درجہ قادیانیت ان کا اوڑھنا بچھونا تھا، اور مرزا صاحب کے "درخت وجود کی سرسبز شاخیں" غالباً انہی بڑھ کر کوئی دوسرا نہیں تھا۔ انہوں نے مرزا صاحب کے اس نور سے کامل حصہ پایا جو بقول ان کے انہیں آسمان سے عطا ہوا تھا۔ غرض کہ وہ قادیانیت کے جیتے جاگتے نمونے تھے اور مرزا صاحب کے فیوض و برکات کے تازہ پھل۔ لیکن تعجب اور افسوس ہے کہ اجرائے نبوت کے ماننے والے قادیانیوں نے اپنی ہی امت میں پیدا ہونے والے نبیوں کو جھٹلا کر اجرائے نبوت کے باطل عقیدہ کو اپنے ہی ہاتھوں سے دفنا دیا۔ قادیانی امت میں پیدا ہونے والے مشہور نبیوں کے نام یہ ہیں:—

(۱) مولوی یار محمد قادیانی (۲) احمد نور کابلی قادیانی (۳) عبداللطیف قادیانی (۴) چراغ دین جمونی قادیانی، (۵) غلام محمد قادیانی (۶) عبداللہ تیماپوری۔ اور (۷) صدیق دیندار چن بسویشور قادیانی۔ (دونوں موخر الذکر

نے ملہم و مامور ہونے کا دعویٰ کیا تھا) ان مذکورہ ساتوں قادیانیوں کے علاوہ اور بھی کئی قادیانیوں نے مرزا غلام احمد کے طفیل نبوت کا دعویٰ کیا مگر خود قادیانیوں نے ہی ان کو جھٹلا دیا۔ اور اس طرح انھوں نے اپنے ہی سے عقیدۂ اجرائے نبوت کا انکار کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ان کا مقصد امت محمدیہ کے خلاف سازش کے سوا کچھ نہیں۔

قادیانی نبی کی بوکھلاہٹ

مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کے ساتھ ہی جب اہل اسلام حرکت میں آئے اور چاروں طرف سے لعنت لعنت کی آوازیں بلند ہوئیں اور اپنی مصنوعی نبوت کا ملمع اترتے دیکھا تو گھبرا کر اعلان بھی کر دیا جو دعویٰ نبوت سے زیادہ مضحکہ خیز تھا کہ:

"ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔" (تریاق القلوب ص۱۳۰)

مذہبی تاریخ کا یہ بھی ایک عجوبہ ہے کہ مرزا صاحب نے مجدد، مہدی اور نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور آدم، نوح، ابراہیمؑ، یعقوبؑ، اسحاقؑ و عیسیٰؑ بلکہ محمد مصطفیٰؐ ہونے کا بھی دعویٰ کیا، مگر ساتھ ہی اپنے نہ ماننے والے کو مومن و مسلمان بھی کہا! کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ خدا کا نبی اپنے نہ ماننے والے کو کافر کہنے کی بجائے مومن و مسلمان قرار دے؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اجرائے نبوت کی آیات سے آئندہ آنیوالوں کا استدلال کرنا صرف حماقت و جہالت ہی نہیں بلکہ اسلام دشمنی ہے۔

ہزاروں میں ایک نبی

اجرائے نبوت کے سلسلہ میں پیش کی جانیوالی مذکورہ آیات کی روشنی میں ۱۹۵۳ء میں جب پاکستان کی تحقیقاتی عدالت میں قادیانی پیشوا مرزا محمود سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کتنے سچے نبی گذرے ہیں؟ تو جواب میں مرزا محمود نے کہا: میں کسی کو نہیں جانتا مگر اس اعتبار سے کہ ہمارے نبی کریمؐ کی حدیث کے مطابق آپؐ کی امت تک میں آپ کی عظمت و شان کا انعکاس ہوتا ہے سینکڑوں اور ہزاروں ہو چکے ہوں گے۔"

(عدالت میں بیان)

مرزا محمود کے اس جواب کے پیش نظر ہم قادیانیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے ہزاروں سچے نبیوں میں سے انہوں نے کتنوں کو مانا ہے؟ ظاہر ہے کہ ایک کو بھی نہیں۔ اور یہ جاننے کی کوشش بھی نہیں کی کہ کس کس نے دعویٰ نبوت کیا ہے ورنہ یہ نہ کہتے کہ "میں کسی کو نہیں جانتا" جب قرآن کی رو سے اجرائے نبوت ثابت ہے اور یہ اقرار بھی ہے کہ ہزاروں انبیاء آ چکے ہیں تو قادیانیوں نے ان پر ایمان لانا کیوں ضروری نہیں سمجھا؟

اہل اسلام بھی مانتے ہیں کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہزاروں نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر وہ سب جھوٹے تھے۔ گویا مسلمانوں اور قادیانیوں میں فرق یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے ہزاروں نبیوں کو صادق اور سچے مانتے ہیں اور ہم ان ہزاروں کو کاذب اور دجال۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ ان ہزاروں میں قادیانیوں نے صرف ایک کو سچا مان لیا ہے اور مسلمان اس ایک کو بھی ان ہزاروں میں شمار کرتے ہیں۔

پاکستان کی تحقیقاتی عدالت میں جب مرزا محمود سے پوچھا گیا کہ آیا مرزا غلام احمد کی نبوت اور دوسرے کئی دعووں پر ایمان لانا جزو ایمان ہے؟ تو صاف جواب دیا کہ "مرزا صاحب کے کسی دعویٰ پر ایمان لانا جزو ایمان نہیں ہے۔"

اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مرزا محمود اور ان کی قادیانی امت بھی مرزا صاحب کو دل سے جھوٹا ہی سمجھتی ہے کیونکہ اگر وہ سچے نبی ہوتے تو ان پر ایمان لانا جزو ایمان ہوتا۔

"سلسلہ سے امت تک"

جن لوگوں نے قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے ان پر یہ مخفی نہیں کہ ان کی تحریرات کا ایک خاص انداز ہے۔ جب وہ مسلمانوں کے کسی عقیدہ کے خلاف کچھ کہنے میں ایک قدم آگے بڑھتے ہیں تو ان کی مخالفت کا احساس کرتے ہوئے دو قدم پیچھے لوٹ جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو یہ باور کرا سکیں کہ ان کا بھی وہی عقیدہ ہے جو عامۃ المسلمین کا ہے۔ اپنے آئندہ کے دعووں کو ترقی دینے اور بڑھانے کی غرض سے کوئی متضاد سی بات کہہ دی جاتی ہے اور پھر مسلمانوں کے عقیدے کو بار بار دہرایا جاتا ہے تاکہ وہ بچاؤ کا کام دے سکے۔ اسی لئے ایک منصوبہ کے تحت پہلے پیری مریدی کا ایک سلسلہ قائم کیا، جیسے دوسرے سلسلے ہیں سلسلۂ عالیہ قادریہ، سلسلۂ عالیہ چشتیہ، سلسلۂ عالیہ سہروردیہ اور سلسلۂ عالیہ کالیہ کے وزن پر اپنا ایک سلسلہ عالیہ احمدیہ قائم کیا۔ پھر یہ سلسلہ بڑھ کر جماعت اور جماعت سے بڑھ کر فرقہ بن گیا، مگر جب مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو یہی "سلسلہ" باقاعدہ ایک امت کی شکل اختیار کر گیا کہنے کو تو اس کو ایک قادیانی اب بھی ایک سلسلہ اور جماعت اور فرقہ ہی کہتا ہے، مگر یہ سراسر دھوکہ اور دانستہ فریب ہے مرزا صاحب نے اس کو سلسلہ اور فرقہ اس وقت کہا جب انھوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ دعویٰ نبوت کے بعد وہ جماعت و سلسلہ نہیں بلکہ امت بن چکے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں کبھی کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے کوئی سلسلہ یا فرقہ قائم کیا ہو۔ ہر نبی ایک امت بناتا ہے۔ "ولکل امۃ رسول" ہر امت کا ایک رسول ہوتا ہے اور ہر نبی کی ایک امت۔ قادیانی اپنے لئے امت کا لفظ اس لئے استعمال نہیں کرتے کہ اس سے کہیں ان کے تبلیغ ارتداد پر کوئی برا اور مخالف اثر نہ پڑے اور مسلمان عوام ان کے دام فریب میں بآسانی پھنس سکیں، اور یہ سمجھتے رہیں کہ ایک نئے نبی کو مان کر بھی امت محمدیہ کے اندر شامل ہیں۔ یہ مرزا صاحب کے انداز تحریر ہی کا کمال ہے کہ رفتہ رفتہ بھولے بھالے مسلمان عوام کو "سلسلہ" میں شامل کر کے قادیانی امت میں ڈھال دیا جاتا ہے۔ مگر امت محمدیہ اور قادیانی امت کے درمیان جو خطرناک

تضاد و فرق ہے، اس کا شعور عام قادیانی میں پیدا نہیں ہونے دیا جاتا۔

محدثیت سے نبوت تک

ابتداءً تو مرزا صاحب نے اپنی تحریرات میں خود کو محدث کے رنگ میں پیش کیا ہے اور پھر یہ محدثیت نبوت سے قریب تر بنی، پھر یہ جزوی نبوت ٹھہری اور پھر سالم نبوت و رسالت قرار دی گئی۔ پہلے نزول قرآن کے بعد وحی کو ناممکن بتلایا مگر رفتہ رفتہ وحی ولایت کا دروازہ کھولا اور وحی ولایت سے گذر کر وحی نبوت کے مدعی بن بیٹھے۔ اور بعد میں وحی نبوت کا مجموعہ شائع کیا جسے "تذکرہ" کا نام دیا، اور جسے عرف عام میں قادیانیوں کا قرآن کہا جانے لگا۔ ابتداء میں اپنی مسیحیت و مہدیت بلکہ نبوت کی راہ ہموار کرنے کیلئے یہ ہانک دی کہ قیامت تک ہو سکتا ہے کہ ہزاروں مہدی و مسیح پیدا ہوں اور وہ مسیح ابن مریم بھی آسمان سے نازل ہو جس پر حدیث کی ظاہری علامات چسپاں ہوں، مگر میں ان ہزاروں میں صرف اس ایک صدی کے لئے مہدی و مسیح ہوں لیکن رفتہ رفتہ اپنی تحریرات کے کمال سے اپنے ماننے والوں کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی کہ اب قیامت تک کوئی مہدی و مسیح نہیں آئے گا۔ غرض کہ ان تحریرات کے اس تضاد اور رنگ صفت انداز تحریر کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا تھا کہ ایک طرف اہل اسلام کی مخالفت کا جوش ٹھنڈا ہوتا رہے اور دوسری طرف اپنے زیر اثر لوگوں کو آہستہ آہستہ ہر قسم کے دعوے ماننے کی کہ مرزا صاحب کو تشریعی نبی ماننے پر بھی آمادہ کیا جا سکے۔ اس ترکیب سے انہوں نے اپنے ہزاروں مریدوں پر جادو کا سا اثر کر دیا اور اپنے مقصد میں ایک حد تک کامیاب بھی ہو گئے تھے مگر اب علماء اسلام کی کامیاب مساعی کے نتیجہ میں ان کا یہ سحر ٹوٹ چکا ہے۔

★★★

قادیانی رسول کی گندہ زبانی

خدا کا نبی معصوم ہوتا ہے۔ اس کی زبان پاک ہوتی ہے، گندہ زبانی سے اس کو طبعاً نفرت ہوتی ہے۔ وہ کبھی پست خیالی پر مبنی عامیانہ اور بازاری انداز تخاطب کا ارادہ بھی نہیں کرتا۔ اس کے برعکس قادیانی رسول کی زبان نے انسانی تہذیب و شرافت کی تمام حدود کو پھلانگ کر اپنے نہ ماننے والوں کو جس انداز میں مطعون کرتی ہے، اس کے ایک ایک لفظ پر جبین انسانیت عرق آلود اور چشم غیرت اشکبار اور شرم و حیا نوحہ کناں ہوتی ہے۔ یہی وہ زبان ہے جس سے قارئین مرزا صاحب کے "اخلاق عالیہ" کا بآسانی اندازہ کر سکتے ہیں، چنانچہ مسلمان علماء کرام پر زبان درازی کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا۔" (شہادۃ القرآن ص)

"اے مردار خور مولویو! اے گندی روحو۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔ یہ مولوی جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح مردار گوشت کھاتے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص)

"اے بے ایمانو! نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو، اسلام کے دشمنو! تمہاری ایسی تیسی۔" (اشتہار انعامی تین ہزار ص)

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے بارے میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"سعد اللہ لدھیانوی بے وقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے۔ خدا نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی)

"اگر تو نرمی کرے گا تو میں بھی نرمی کروں گا، اگر تو گالی دے گا تو میں بھی گالی دوں گا۔"

"غول، لئیم، فاسق، شیطان، ملعون، نطفۂ سفہاء، خبیث، مفسد، مزور، منحوس، کنجری کا بیٹا۔" (انجام آتھم)

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو ان الفاظ میں گالیاں دیتے ہیں:۔

"کذاب، خبیث، مزور، بچھو کی طرح نیش زن، اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو، تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی۔" (نزول المسیح)

حضرت مولانا عبد الحق غزنوی کو یوں گالیاں دی جاتی ہیں:۔

"اے کسی جنگل کے وحشی.... تم نے حق کو چھپانے کے لئے یہ جھوٹ کا گوہ کھایا۔ اے بدذات خبیث، دشمن اللہ و رسول کے تو نے یہ بیہودہ تحریف کی مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا۔" (ضمیمہ انجام آتھم)

"اے بدذات یہودی صفت، پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اے خبیث کب تک تو جئے گا۔" "رئیس الدجالین عبد الحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ۔ ان پر خدا کی لعنت کے دس لاکھ جوتے! اے پلید دجال، تعصب نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ عبد الحق کو پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا، کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔ اب تک اس کی بیوی کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔ ..... کیا اب تک عبد الحق کا منہ کالا نہیں ہوا، کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ)

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری کو جو گالیاں دیں، اس کا نمونہ ملاحظہ ہو: اپنی کتاب "اعجاز احمدی" میں اس بار لعنت لعنت لکھ کر اخیر پر لکھا:-

"اے عورتوں کی عار ثناء اللہ، اے جنگلوں کے غول تجھ پہ ویل"

مرزا غلام احمد صاحب نے تقریباً ایسی ہی گالیاں مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی دی ہیں۔ بطور مثال اپنی کتاب "آریہ دھرم" میں ہندوؤں کو جن الفاظ میں گالیاں دی ہیں اس کا ایک نمونہ یہ ہے:-

چپکے چپکے حرام کروانا ○ آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے ○ ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے ○ غلط یارکی اس کو آہ وزاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن ○ پاک دامن ابھی بے چاری ہے
ان ہی گاؤں پر یہ شیدا ہیں ○ جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

یہ تو اپنے نہ ماننے والے عام لوگوں کو دی گئیں مرزا صاحب کی گندی گالیاں تھیں مگر مذہب کے پاک و برگزیدہ انبیاء کو مرزا صاحب نے جو گالیاں دی ہیں وہ اس حد تک شرمناک ہیں کہ ان کو یہاں درج کر کے اہل اسلام کے دلوں کو مجروح کرنا نہیں چاہتا۔ یہ مضمون خود ایک مستقل کتاب بن سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد نے امام الزماں اور نبی آخر الزماں ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیا ایسا شخص جو اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو امام زماں اور رسول ہو سکتا ہے؟ اس بات کا فیصلہ خود مرزا صاحب کی زبانی سنئے۔ اپنی کتاب "ضرورۃ الامام" میں لکھتے ہیں:-

"یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات کا ذرا بھی تحمل نہ کر سکے اور جو امام الزماں کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے، آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح امام الزماں نہیں ہو سکتا۔ (چہ جائیکہ نبی و رسول ہو)"

جنّت کا لالچ

عامۃ المسلمین کو اپنے مذہب میں شامل کرنے کے لئے قادیانی یہ کہتے پھرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو مانے بغیر اب کوئی شخص ناجی اور جنتی نہیں بن سکتا۔ جنت میں جانا چاہتے ہو تو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی مان کر ہزاروں روپے کا چندہ عمر بھر دیتے رہو اور قادیان کے "بہشتی مقبرہ" میں دفن ہو جاؤ تو یقیناً جنتی بن جاؤ گے۔ اب مرزا صاحب کی بعثت کے بعد جنت میں جانے کا یہی ایک حتمی اور یقینی راستہ کھلا ہوا ہے۔ باقی سارے راستے جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اسی لالچ میں کئی لوگوں نے اپنی زندگیاں تباہ کر ڈالیں۔ حالانکہ خود مرزا صاحب کی اپنی وحی کے پیش نظر خود ان کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ مثلاً مرزا صاحب کی ایک مشہور وحی ہے:-

یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَیَا مَرْیَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَاَحْمَدُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ ۔ (براہین ص۴۹۶)

مرزا صاحب کی یہی وحی "تذکرہ" (جو قادیانیوں کا قرآن کہلاتا ہے) میں بھی درج ہے، اس کی تشریح خود مرزا صاحب نے یہ کی ہے کہ اس وحی کی رو سے میری تین بیویاں ہوں گی اور تینوں بیویوں کے وقت میرے تین نام ہوں گے۔ پہلی بیوی حرمت بی بی کے وقت میرا نام آدم رکھا گیا ہے، دوسری بیوی نصرت جہاں کے وقت میرا نام مریم رکھا گیا ہے۔ (اب قادیانی وحی کا کرشمہ ہے کہ مریم کو مرد اور نصرت جہاں کو مریم کی بیوی بنا دیا) اور تیسری بیوی محمدی بیگم کے وقت میرا نام احمد رکھا جائے گا اور میں آدم، مریم اور احمد بن کر تینوں بیویوں کے ساتھ جنت میں جاؤں گا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴)

اب ہم یہ فیصلہ خود قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی اس وحی کی بنیاد پر جنت میں کس طرح جا سکتے ہیں، جبکہ پہلی بیوی حرمت بی بی کو مرزا صاحب نے اسی بنا پر طلاق دے دی تھی کہ اس نے ان کی نبوت اور وحی کو محض فریب قرار دیا تھا اور تیسری بیوی جس کا نکاح آسمان پر ہو چکا تھا اور زمین پر باوجود خواہش اور کوشش کے مرزا صاحب سے نہ ہو سکا بلکہ ایک اور شخص سلطان محمد سے ہوا، جس کا نام محمدی بیگم تھا وہ تو مرزا صاحب کی بیوی ہی نہ بن سکی تو اس کے ساتھ مرزا صاحب جنت میں کس طرح جا سکتے ہیں۔ البتہ دوسری بیوی نصرت جہاں کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا امکان ہو سکتا ہے مگر غلام احمد بن کر نہیں بلکہ مریم بن کر، اور نصرت جہاں غالباً جنت میں ان کی خاوند ہو گی۔ شاید مرزا صاحب اس تبدیلی جنس پر راضی نہ ہوں، اس لئے یہ صورت بھی ممکن نہیں ہے۔ بہرحال کسی بھی بیوی کے ساتھ اور کسی بھی نام کے ساتھ مرزا صاحب جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور خود کا پتہ نہیں کیا انجام ہو، حیرت ہے کہ ساری دنیا کو جنت کی پیشکش کر رہے ہیں۔

جاری ہے

★★★★★★★★★★

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکرگڑھ

قطب زماں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ کی یاد میں قائم ہے، اور ایک عرصے سے دین متین کی خدمت کے فرائض انجام دے رہا ہے، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور عطیہ سے مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیشنل بینک مین بازار شکرگڑھ میں مدرسہ ہذا کا اکاؤنٹ نمبر ۶۸۵ ہے۔

مہتمم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن بخاری چوک شکرگڑھ
ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا

مرزا طاہر کے نام کھلا خط

جناب مرزا صاحب! آداب

آپ کی خدمت میں ایک کھلا خط لکھنے کا یہ مقصد نہیں کہ میں آپ کو کوئی نئی شے بتانے لگا ہوں، یا کوئی ایسی بات کرنے لگا ہوں جس کا آپ کو پہلے سے علم نہیں، پھر آپ سوال کریں گے کہ اس کھلے خط کی کیا ضرورت تھی، اس لیئے عرض ہے کہ آپ کے بعض بیانات اور تقاریر جو ہم تک پہنچی ہیں، ان کو سننے کے بعد ہمارے دل میں خیال پیدا ہوا ہے کہ آپ کی باتوں کی تصدیق اور آپ کے دعاوی کی حقیقت معلوم کی جائے۔

خاکسار اس بات سے واقف ہے کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے اور ایک مخصوص خاندان کے فرد ہونے کی حیثیت سے اپنے آپ کو عام لوگوں سے برتر شمار کرتے ہیں دوسرے آپ ایک ایسی جماعت کے سربراہ ہیں، جس کی سامراج اور صیہونیت کی نظر میں ایک خاص اہمیت ہے تیسرے آپ تمام قادیانیوں کے واجب الاتباع امام ہیں چاہے وہ جنوبی افریقہ میں رہتے ہوں یا اسرائیل میں! چوتھے آپ کروڑوں روپے کے مالک ہیں اور معلوم اور نامعلوم ذرائع سے آپ کو ہزاروں روپے ماہانہ مل رہے ہیں جن سے آپ کا خاندان پرورش پا رہا ہے اور ہزاروں روپے کی سرمایہ کاری جاری ہے، تاکہ جماعت کو مالی لحاظ سے خوشحال کیا جا سکے اور ان کو قادیانیت کے چنگل سے نکلنے سے روکا جائے۔

میں قادیانیت کی تاریخ میں نہیں جانا چاہتا، آپ کو معلوم ہے کہ وہ کون سے عوامل اور مصالح تھے جن کے پیش نظر آپ کے دادا نے ملت اسلامیہ میں انتشار اور افتراق کے کانٹے بوئے، "احمدیت"، مسیحیت اور نبوت کے دعووں سے اسلام میں ایک مستقل فتنے کی بنیاد رکھی۔ آپ کے والد نے "احمدیت" کے نام پر اٹھنے والی سیاسی سازش کو پروان چڑھانے اور مسلمانوں کے خلاف شرمناک کارروائیاں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، ان کا نصف صدی پر پھیلا دور، سامراج کی سیاسی اعانت، مسلمانوں کی تکفیر و تذلیل، اسلام کے خلاف مواد کی بھرپور اشاعت اور یہودی فتنہ کی امداد و اعانت کی اتنی مثالیں پیش کرتا ہے جن سے آپ انکار نہیں کر سکتے، آپ کے بھائی مرزا ناصر نے اپنے دور اقتدار میں ان ہی خطوط پر کام لیا جن پر مرزا محمود نے کیا تھا اور ان کے سیاسی عزائم اور سامراج نوازی کے واقعات کے آپ چشم دید گواہ ہیں۔

قادیانی تحریک کو ۱۹۵۳ء اور اس کے بعد ۱۹۷۴ء میں جن واقعات سے دوچار ہونا پڑا، ان سے آپ نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ مسلمان اس عظیم سامراجی، صیہونی سازش کو کس انداز سے دیکھتے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں آپ کو جن حالات میں ربوہ سے فرار ہو کر اپنے سامراجی آقاؤں کے پاس پناہ لینے کی ضرورت محسوس ہوئی وہ بھی آپ پر عیاں ہے، ان سب باتوں کے باوجود آپ حقائق سے اغماض برتیں اور اپنے آپ کو ایک معصوم شخص کے طور پر پیش کریں جو نہ تو اسلام کا دشمن ہو اور نہ ہی مسلمانوں کا بدخواہ ہو تو اسے تجاہل عارفانہ سے تعبیر کیا جائے گا۔

گذشتہ دنوں آپ نے لندن میں جو تقاریر کی ہیں ان میں یہ ظاہر کیا ہے کہ آپ دین کے خیرخواہ اور مسلمانوں کے ہمدرد ہیں، کیا جعلی نبوت کا کاروبار چلانا اور خاندانی وجاہت قائم کرنا خیرخواہی ہے؟ آپ کے دادا نے ہندوستان کو محکوم بنانے اور مسلمانوں کے اجتماعی مفادات کو تاخت و تاراج کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے کیا اسے فراموش کیا جا سکتا ہے؟ آپ کے باپ نے مسلمانوں کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے میں جو لٹریچر تالیف کیا اور جن جن طریقوں سے اسلام کے بنیادی معتقدات کو مسخ کیا وہ ایسے شرمناک اور فتنہ انگیز امور ہیں جن کو مسلمانوں کی غیرت گوارہ نہیں کر سکتی، تمام زندگی سامراج اور یہود کی خدمت میں مستعد اس سیاسی ایجنٹ نے مسلمانوں کو محکومیت سے فائدہ اٹھا کر کیا کیا سازشیں نہیں کیں؟ آپ ان میں سے بہت سی باتوں کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس سیاہ ماضی کے ہوتے ہوئے آپ اپنی تقریروں میں مسلمانوں سے ہمدردی کا لایعنی دعویٰ کرتے ہیں اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ "احمدیوں" کو پاکستان سے محبت ہے! پاکستان کے خلاف ہی تو آپ لندن میں براجمان سازشیں کر رہے ہیں اور اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے سیاسی دلالی کر رہے ہیں، آپ نے ایک طرف تو ہمارے وطن عزیز میں سیاسی فتنے ابھارنے، مذہبی منافرت کو ہوا دینے اور علاقائی اور قومی عصبیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے اپنے تنخواہ دار امراء جماعت، مربیان سلسلہ اور انصار احمدیہ کے کارکنوں کے روپ میں تخریب کار چھوڑے ہوئے ہیں تو دوسری طرف آپ پاکستان دوستی کے بیان دے کر عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

مرزا صاحب! آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کے والد ۱۹۲۴ء میں لندن "ویمبلی کانفرنس" میں گئے اور برطانوی آقاؤں کی کفش برداری کر کے واپس آئے، آپ بھی ایسی ہی خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں اور قادیانیوں کو جھوٹی تسلی دینے کیلئے قادیانیت کے غلبے کی پیش گوئیاں داغ رہے ہیں، یاد رکھیں پاکستان آپ کے لئے واٹرلو بن کر رہے گا اور آپ کو اپنے اعمال اور اسلام کے خلاف کی گئی سازشوں کا حساب دینا پڑے گا۔ آپ کلمۂ طیبہ کے بیج لگا کر آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی کھلی خلاف ورزی کریں اور قادیانیوں کو حکم دیں کہ وہ ان حربوں سے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں اور قوانین

باقی صفحہ ۳۲ پر

بزمِ ختم نبوت

رسالہ خضرِ راہ ہے

سید بزرگ شاہ ڈگری کالج کوئٹہ

بہت عرصے سے "ختم نبوت" کا قاری ہوں۔ شمارہ نمبر ۴۲ میں مولانا عبدالرشید انصاری صاحب نے ایک ادارے کے گمراہ کن مالک کے متعلق جو تحقیقی رپورٹ دی ہے۔ اس پر میں ان کی تہہ دل سے تحسین کرتا ہوں۔ چند عرصہ پہلے میرا خیال تھا کہ علامہ کورس اور دیگر چیزوں کی معلومات کے لئے اس سے رابطہ قائم رکھوں۔ لیکن اس اثناء میں ختم نبوت ہمارے لئے ایک خضرِ راہ بن کر آیا ہے۔ جس نے ہماری ایسی رہنمائی کی کہ ہم اس بات کو ماننے پر مجبور ہوئے کہ زندگی کے ہر موڑ پر ہمیں علماء کی ضرورت ہے۔ اگر علماء نہ ہوتے تو شاید ہمیں شرفِ انسانیت نصیب نہ ہوتی۔ ہفت روزہ ختم نبوت کی تعریف کرنے سے میری زبان قاصر ہے۔ یہ رسالہ قادیانیوں اور دیگر گمراہ فرقوں کے لئے زہرِ ہلاہل ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان گمراہ فرقوں کو پیوندِ خاک کردیں اور اسلام کو فتح دے۔

ہم نے کلمہ محفوظ کردیا

حافظ محمد عارف تحصیل پھالیہ

آپ جو دین کی خدمت اس طریقے سے کررہے ہیں۔ وہ ہر لحاظ سے قابلِ تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے (آمین) آج سے کچھ عرصہ پہلے ایک کتاب نظر سے گزری جس کا عنوان تھا۔ "قادیانی کلمہ" جو کہ محترم بزرگ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کے قلم سے معرضِ وجود میں آئی۔ یہ کتاب مبارک پڑھ کر مجھ پر ان قادیانیوں کے کلمہ کی ساری حقیقت کھل کر سامنے آگئی۔

جناب جس دن یہ کتاب پڑھ کر مجھ سے یہ برداشت نہ ہوسکا کہ ہمارا کلمہ مرزائی لگائیں۔ اس جوشِ ایمانی سے مسرور میں نے فیصلہ کرلیا کہ کوئی مرزائی ہمارے کلمہ کو اپنے سینے پر نہیں لگائے گا۔ یہاں پر ایک مرزائی جس کا نام شاہد محمود ہے کلمہ لگا کر بڑی شان سے چلنے کی کوشش کرتا تھا یعنی ہمیں دکھا کر ایک دن مرزائی یہاں سڑک سے گزر رہا تھا کہ اس نے کلمہ لگا رکھا تھا مجھے دیکھتے ہی میری غیرتِ ایمانی نے جوش مارا۔ اور مجھ سے نہ رہا گیا لہٰذا میں نے اپنے چند دوستوں کو ساتھ لے کر اس مرزئیے کو روک لیا۔ اور کلمہ اتارنے کو کہا لیکن وہ نہ مانا۔ تو میں نے جھپٹ کر اس کے سینے سے کلمہ محفوظ کرلیا اس مرزائی نے کلمہ چھیننے کی کوشش کی تو میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس کی وہ مرمت کی کہ ساری عمر یاد رکھے گا۔ ہم نے اُسے وارننگ دی کہ آئندہ اگر اس نے ایسی حرکت کی تو اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے گا کہ لوگ عبرت حاصل کریں گے۔ ان شاء اللہ ہم ان مرزائیوں کا اپنے علاقے میں اپنے گھر سے نکلنا کیا سارا دنیا میں ان کا کہیں بھی رہنا محال کردیں گے۔ بس آپ سے یہ عرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ ان کے بارے میں حقائق کو بے پردہ اٹھائیں۔ تاکہ سارے عالمِ اسلام کی خطرناک سازشوں کا علم ہوجائے۔

غیر مسلموں کی تبلیغ اور حکومت کی بے حسی

فضل غنی طریب آباد سرائے نورنگ بنوں

میں تقریباً ایک سال سے رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کرتا ہوں وفورِ اشتیاق کی وجہ سے نہایت شدت سے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ دورِ حاضر میں جہاں اور بہت سے فتنے ہیں۔ وہاں فتنہ قادیانیت بھی ایک بڑا فتنہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس فتنہ عظیم کے خلاف علماء حق کی کاوشوں کا تہہ دل سے معترف ہوں۔ اور بہت زیادہ متاثر ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اربابِ حکومت سے جہاں یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ قادیانیوں کو حکومت کے کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ مطالبہ کرنا بھی اشد ضروری ہے۔ کہ قومی شناختی کارڈ کے فارم اور امتحانی داخلے کے فارم پر مذہب کے خانہ میں مسلمان یا قادیانی وغیرہ لکھنے کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب تک خود قومی شناختی کارڈ اور امتحانی سرٹیفکیٹ یا ڈگری پر مسلم یا غیر مسلم نہ لکھا جائے کیونکہ حصولِ ملازمت کے سلسلے میں تو صرف تعلیمی سرٹیفکیٹ اور شناختی کارڈ ہی کارآمد ہوتے ہیں یہی تو وجہ ہے۔ کہ آج یہ نہ صرف پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر ملازمت کرتے ہیں۔ بلکہ عرب دنیا میں بھی اسلام کے نام پر دھوکہ دے کر وہاں بھی کام کررہے ہیں اس لئے میرے خیال میں حکومت سے یہ مطالبہ کرنا اشد ضروری ہے۔ کہ قومی شناختی کارڈ اور تعلیمی سرٹیفکیٹ میں داخلہ فارم کے مطابق مسلم، غیر مسلم لکھنا ضروری قرار دیا جائے۔

باقی رہی حکومت کی یہ بے حسی کہ اس نے مذہبی رواداری کے نام پر قادیانی ٹولہ کو تبلیغی سرگرمیوں کی آزادی دی ہے۔ بلکہ حکومت نے تو عیسائیوں کو عیسائیت کی پرچار کرنے

کی یہاں ایک چھٹی دی ہے۔ کہ ریڈیو سٹیشن لاہور کے چینل نمبر ۲ سے روزانہ صبح و شام ۲۵ اور ۲۱ میٹر بینڈ پر عیسائیت کا باقاعدہ پروگرام نشر ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی نئے سال کے خوبصورت کیلنڈر مفت بھیجنے کے لئے پاکستان کے مختلف شہروں کے پتے دیئے جاتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہی وہ لٹریچر بھی بھیجتے ہیں۔

۲۳ جنوری کو صبح کے وقت غلام رسول طالب علم ڈی کام آف گوجرہ کا لاہور سٹیشن سے ایک انٹرویو نشر ہوا۔ جس میں اس سے پوچھا گیا کہ عیسائیت کا لٹریچر پڑھنے سے آپ کہاں تک متاثر ہوئے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ میں نے ۵۰ افراد پر مشتمل ایک کلب بنایا ہے اور عیسوی لائبریری بھی قائم کی ہے۔ جس میں آپ کی کتب پڑھ کر سے روحانی خوشی محسوس ہوتی ہے............

تو ایسے میں ہم حکومت کی کس کس بے حسی کا رونا روئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائیں۔

میں مخبر ہوتا تو پرچہ خوب تقسیم کرتا

محمد نواز اخبار فروش قصہ خوانی پشاور

میں رسالہ ختم نبوت کا قاری ہوں یہ رسالہ مجھ کو بہت زیادہ عزیز ہے میں اس رسالے سے اتنی محبت رکھتا ہوں کہ شاید کسی قاری کو اتنی محبت ہوگی میری خواہش اور دلی آرزو یہ ہے کہ رسالہ ختم نبوت اتنی زیادہ ترقی کی منزلیں طے کرے کہ ایک دن ایسا آئے کہ تمام دنیا میں ختم نبوت اسی طرح چمکے جس طرح ستارے رات کو آسمان پر نظر آتے ہیں خدا کرے کہ ایک دن ایسا ضرور آئے اگر میں مخبر ہوتا تو مجھے قسم ہے اس پاک ذات رب ذوالجلال کی جس نے مجھے اس دنیا میں اپنی حیثیت سے بھیجا پھر ہر ہفتے ختم نبوت رسالے کو ہزاروں کی تعداد میں منگوا کر اپنے شہر کے علاوہ دوسرے شہروں کی مساجد کے پیش امام کو دیتا اور ان سے یہ عرض کرتا کہ یہ رسالے مفت تقسیم کئے جائیں کاش میں مخبر شخصیت ہوتا تو پھر یہ کام بھی ضرور کرتا میں مخبر نہیں لیکن پھر بھی ختم نبوت رسالہ پڑھنے والوں میں مخبر شخصیات بھی ہوں گی میں ان تمام مخبر شخصیتوں سے ختم نبوت کے نام پر ایک عاجزانہ درخواست کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جتنے بھی ختم نبوت پڑھنے والے ہیں اور وہ جو صاحب حیثیت ہیں تو وہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ختم نبوت کے رسالے دفتر ختم نبوت سے خرید کر یا بذریعہ ڈاک خرید کر اپنے اپنے محلے اور اپنے شہروں کی مسجدوں میں تقسیم کریں۔

قابل صد تحسین

حافظ محمد یونس جتوئی بھریا روڈ

ہم سب کا پیارا رسالہ ”ہفت روزہ ختم نبوت“ ہمیں ہر ہفتے باقاعدگی سے ملتا رہتا ہے۔ اور ہمارے مدرسے کے سب استاذ و طلبہ اس کو بہت ہی شدت سے رسالے کا انتظار رہتا ہے اور سب بھائی اسے پورے شوق و ذوق سے پڑھتے ہیں۔ ہم نے الحمد للہ اپنے شہر میں ختم نبوت کا کام جاری کیا ہے کہ جب تک ہماری جان میں دم ہے گا قادیانیوں کے خلاف بھرپور جہاد کریں گے۔ جان سے پیارا رسالہ جس خوبی و خصوصیت سے قادیانیوں کے جھنڈے چھوڑ رہا ہے وہ ”وہ قابل صد تحسین ہے“

بقیہ: اداریہ

وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم غیر مسلم نہیں مسلمان ہیں ان کا مرزا قادیانی کی اس ”وحی“ پر ایمان ہے کہ قرآن کی آیت ”محمد رسول اللہ والذین معہ“ کا مصداق میں ہوں ہوں۔ اور وہ یہی تاثر دیتے ہیں کہ

سہ چودھویں صدی کا ہوا سر مبارک
کہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ بن کے آیا

ایسے میں قادیانیوں کو اس کلمہ طیبہ کے استعمال کی کیسے اجازت دیدی جائے۔ ہم تمام ذی عقول اور عامۃ المسلمین سے یہ گذارش کریں گے کہ قادیانیوں کو اپنی تحریر و تقریر میں صرف غیر مسلم ہی نہ کہا جائے بلکہ انہیں مرتد و زندیق بھی بتایا اور لکھا جائے۔

منڈی بہاؤالدین میں

ختم نبوت انٹرنیشنل کے حصول کے نیز خبروں اور مضامین کے لئے ہمارے نمائندے ملک محمد یامین قادری سے رابطہ قائم کریں۔ موصوف کے دستخط کے بغیر کوئی مضمون یا خبر شائع نہیں ہوگا۔

شیاطین کی بین الاقوامی کانفرنس

افسانہ
یا
حقیقت

غدار کی تلاش

ایک اہم اور دلچسپ مضمون جسے پڑھ کر کچھ تڑپیں گے اور کچھ پھڑکیں گے

محمد حنیف ندیم کے قلم سے

آئندہ اعلان کا انتظار فرمائیں

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

پانچ چیزیں

قاری محمد گلاب ثانی بٹ گرام

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میں نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں رکھ دیا ہے لوگ انہیں دوسری چیزوں میں تلاش کرتے ہیں۔ بھلا وہ کیسے پائیں گے۔

(1) میں نے اپنی رضا کو مخالف نفس میں رکھ دیا ہے لوگ اسے موافقت میں تلاش کرتے ہیں۔ بھلا وہ کیسے پائیں گے

(2) میں نے راحت و آرام کو جنت میں رکھ دیا ہے لوگ اُسے دُنیا میں تلاش کرتے ہیں۔ بھلا وہ کیسے پائیں گے۔

(3) میں نے علم و حکمت کو بھوک میں رکھ دیا لوگ، اسے سیری میں تلاش کرتے ہیں۔ بھلا وہ کیسے پائیں گے۔

(4) میں نے اطمینان و سکون کو قناعت میں رکھ دیا ہے لوگ اسے دولت میں تلاش کرتے ہیں۔ بھلا وہ کیسے پائیں گے۔

(5) میں نے عزت کو اپنی اطاعت میں رکھ دیا ہے لوگ اسے بڑے بڑے مرتبوں اور جھوٹے جاہ و جلال میں تلاش کرتے ہیں۔ بھلا وہ کیسے پائیں گے۔

صراطِ مستقیم

مرسلہ: رضیہ ماڑی مانسہرہ

جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری اُمت میں سے نہیں۔ (حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ)

(1) ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق خدا کو آرام پہنچانا ہے۔ (حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ)

(2) گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے۔ مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

(3) علم بغیر عمل وبال ہے اور عمل بغیر علم گمراہی ہے۔ (حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ)

(4) قبل اس کے کہ بزرگ بنو علم حاصل کرو۔ (عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

(5) عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

(6) دوستی ایک خود پیدا کردہ رشتہ ہے (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

(7) انسان کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

(8) ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

مسلمان کی تجارت

محمد اشرف فریدی ــــ جکھر

حضرت ابن سیرینؒ ایک تجارت پیشہ بزرگ تھے۔ خداترسی نے ان کا کاروبار سراسر صداقت پر مبنی کر دیا تھا وہ تجارت صرف منافع کمانے کے لئے نہیں کرتے تھے بلکہ خدمت خلق کا ایک بہترین ذریعہ سمجھتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے کسی جگہ ایک قطعہ زمین خرید اکر اس کی پیداوار سے لوگوں کی خدمت کریں گے اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بھاگ لگائے اس قطعہ زمین سے بڑی پیداوار حاصل ہوئی اور انہوں نے خوب آخرت کے لئے کمائی کی۔

حکم دیا گیا ہے کہ صداقت شعار لوگوں کے ساتھ رہو کہ تم میں ایسی کوئی اخلاقی کمزوری ہے تو اس طرح اس کا ازالہ ہو جائے گا اور ایسا آدمی خود بھی صداقت شعار بن جائے گا۔

سچائی ایک بہت بڑی قوت ہے جس کو یہ حاصل ہو جائے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کے سامنے نہیں ٹھہر نہیں سکتی اور نہ ہی اسے زیر کر سکتی ہے سچا آدمی زندگی کے کسی محاذ پر بھی شکست آشنا نہیں ہوتا۔

تجارت خدمت خلق کا بہت بڑا ذریعہ ہے ایک تاجر سچائی کو اپنالے اور صحیح اصولوں پر تجارت کرے تو وہ دنیا میں نفع کثیر کماتا ہے اور آخرت میں ․․․․ ۔ آخرت میں تو اس کو یہ بشارت سنائی گئی ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

اچھے انسان کی ایک علامت یہ ہے کہ لوگوں کے لئے نفع بخش ہوتا ہے۔ جس قدر زیادہ لوگ اس سے نفع حاصل کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں اس کے اعمال خیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے حضرت ابن سیرینؒ کو قطعہ زمین کی جو پیداوار ہوئی تو اس میں انگوروں کی ایک بڑی مقدار بھی تھی انہوں نے ان کو فروخت کرنا چاہا تو معلوم ہوا کہ خریدار ان کا عرق نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے انگور بیچنے کا ارادہ اس خیال سے ترک کر دیا کہ انگور کے رس کا غلط استعمال کا احتمال ہے اور یہ بات ایک مسلمان تاجر کے دین ایمان کے منافی ہے رفقائے کار کو حکم دیا کہ ان انگوروں کو فروخت نہ کیا جائے مجھے اس میں حرام کا شائبہ لگتا ہے۔ رفقاء کو اس پر تشویش ہوئی کہ اگر ان انگوروں کو فروخت نہ کیا گیا تو یہ گل سڑ جائیں گے اور بہت نقصان ہوگا علاوہ ازیں کہ حضرت پھر ان کی نکالی جیسی ہو

سکے گی اور مہت گھاٹے میں رہیں گے۔

حضرت ابن سیرینؒ بھی کوئی ایسے تاجر نہیں تھے کہ وہ ہر چیز کو دیکھ بھال کر خریدتے تھے اور پیداوار کے غلہ اور پھیج سے پوری واقفیت رکھتے تھے فرمایا کہ نقصان تو کہ اس انگور کو خشک کر کے کشمش اور منقیٰ بنا کر بڑی آسانی سے بک جائے گا ان میں ایک شخص انگوروں کی اقسام کا ماہر تھا اور جانتا تھا کہ کس قسم کے انگور سے کیا چیز بن سکتے ہیں اور کیا نہیں بن سکتے ہیں وہ فوراً جناب والا ان انگوروں کا رس ہی نکل سکتا ہے منقیٰ نہیں بن سکتا اس لئے اپنے فیصلے پر دوبارہ غور فرمائیں۔

حضرت محمد سیرینؒ نے رفیق تجارت کی بات سنی تو ایک لمحہ سوچے بغیر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر ان انگوروں کو ضائع کر دو ایسے کاروبار سے باز آیا جس میں حرام کا احتمال ہو۔ رہا تمہاری محنت کا ثمرہ تو وہ تمہیں مل جائے گا چنانچہ سارا انگور پانی میں پھینک دیا اور کسی نے اس کی طرف مڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔

ان اصولوں پر آج بھی تجارت کی جا سکتی ہے اور نفع کمایا جا سکتا ہے شرط صرف یہ ہے کہ ہمارے تاجر یہ سب پر یقین کریں اور ان کے اندر یہ بات راسخ ہو جائے کہ ایک دن ہمیں اپنے کئے دھرے کا حساب دینا ہے اور اس کے مطابق جزا و سزا پانی ہے۔

بچوں کو روزہ رکھوانا!

محمد فاروق ——— کراچی

کم سن اور نو عمر بچوں میں جو دین کا جذبہ تھا وہ حقیقت میں بڑوں کی پرورش کا ثمرہ تھا، اگر ماں باپ اور دوسرے اولیاء اولاد کو شفقت میں کھو دینے اور ضائع کر دینے کے بجائے شروع ہی سے ان کی دینی حالت کی خبرگیری اور اس پر تنبیہ رکھیں تو دین کے امور بچوں کے دلوں میں جگہ پکڑیں اور بڑی عمر میں جا کر وہ چیزیں ان کے لئے بمنزلہ عادت کے ہو جائیں لیکن ہم لوگ اس کے برخلاف بچہ کی ہر بری بات پر بچہ سمجھ کر چشم پوشی کرتے ہیں بلکہ زیادہ محبت کا جوش ہوتا تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور دین میں کوتاہی دیکھتے ہیں اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دیتے ہیں کہ بڑے ہو کر سب درست ہو جائے گا، حالانکہ بڑے ہو کر وہی عادات پکتی ہیں جن کا شروع میں بیج بویا جا چکا ہے، آپ چاہتے ہیں بیج چنے کا ڈالا جائے اور اس سے گیہوں پیدا ہو۔ یہ مشکل ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچے میں اچھی عادتیں پیدا ہوں، دین کا اہتمام ہو، دین پر عمل کرنے والا ہو تو بچپن ہی سے اس کو دین پر عمل کرنے والا بنائیں، اس کو دین کے اہتمام کا عادی بنائیں۔ صحابہ کرامؓ بچپن ہی سے اپنی اولاد کی نگہداشت فرماتے تھے اور دینی امور کا اہتمام کراتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ایک شخص پکڑ کر لایا گیا جس نے رمضان میں شراب پی رکھی تھی اور روزے سے نہیں تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا: تیرا ناس ہو، ہمارے تو بچے بھی روزہ دار ہیں یعنی تو اتنا بڑا ہو کر بھی روزہ نہیں رکھتا۔ اس کے بعد اسی کوڑے شراب کی سزا میں مارے اور مدینہ منورہ سے نکل جانے کا حکم فرما کر ملک شام کو چلتا کر دیا۔

ربیع بنت معوذؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ نے ایک مرتبہ اعلان کرایا کہ آج عاشورہ کا دن ہے، سب کے سب روزہ رکھیں ہم لوگ اس کے بعد ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے تھے۔ جب وہ بھوک کی وجہ سے رونے لگتے تو روئی کے گالے کے کھلونے بنا کر ان کو بہلایا کرتے تھے اور افطار کے وقت تک ان کو اسی طرح کھیل میں لگائے رکھتے تھے۔

ف: بعض احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ مائیں دودھ پیتے بچوں کو دودھ نہیں پلایا کرتی تھیں، اگرچہ اس وقت قویٰ نہایت قوی تھے اور اب بہت ضعیف۔ وہ لوگ اور وہ بچے اس کے متحمل تھے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جتنے کا اب تحمل ہے وہ بھی کہاں کیا جاتا ہے۔ تحمل کا دیکھنا تو نہایت ضروری ہے، مگر اب جس کا متحمل ہو اس میں کوتاہی یقیناً نامناسب ہے۔

(ماخوذ حکایات صحابہؓ)

وقت کی قدر

عبداللطیف صابر مشین آباد۔ لانڈھی کراچی

وقت روئی کے گالوں کی مانند ہے اس لئے اس کو عقل کے چرخے میں کات کر حکمت کے لباس تیار کرو تاکہ آنے والے وقت میں ہم اپنی پہچان کرا سکیں یہ تمام باتیں صرف اسی وقت ہی ممکن ہو سکتی ہیں جبکہ ہم پابندی وقت کا خیال رکھیں اور اپنے وقت کو استعمال کرنا جانتے ہوں۔ پابندی اور وقت "دو ایسی چیزیں ہیں جو اگر کسی کی مٹھی میں آ جائیں تو وہ انسان یقینی کامیابی حاصل کر لیتا ہے وقت پاکر پابندی صرف وہ انسان ہی کر سکتا ہے جو خود اعتماد ہو جلد فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ایک اچھا طالب علم جو کل کا دانشور اور رہنما بھی قوم کا ایک اہم ستون ہے اس کو پابندی وقت کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں نے ہوم ورک اور سبق وقت پر یاد نہ کیا تو کل کلاس میں ماسٹر صاحب سزا دیں گے اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ گیا وقت لوٹ کر کبھی واپس نہیں آتا تو پھر کیوں نہ ہم اپنی احساس کی گھڑیوں کو وقت کے ساتھ ساتھ گامزن رکھیں تاکہ ہر کام وقت پر کر سکیں تاکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکیں۔

سید حامد میاں کی وفات پر اظہار تعزیت

منجانب: پارون ناصر نگلیا جمعیت طلباء اسلام ایبٹ آباد

کے صدر احمد محمود سومرو ختم نبوت یوتھ فورس کے رہنماؤں ملک عبدالرشید ندیم، آغا محمد یسین قمر، مولوی غلام مصطفیٰ، حافظ عبدالرشید طوریجہ، عبدالرزاق حاقی قریشی، محمد نواز ربانی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں جمعیت علمائے اسلام کے بے مثل عالم دین ممتاز سیاسی قائد اور عظیم روحانی پیشوا شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ مولانا مرحوم ایک کامیاب مدبر اور دور اندیش رہنما تھے۔

اخبار ختم نبوت

حاجی عبدالحمید رحمانی کا گورنمنٹ کالج ننکانہ صاحب میں طلباء سے خطاب

ننکانہ صاحب (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست اعلیٰ حاجی عبدالحمید رحمانی نے گورنمنٹ ڈگری کالج ننکانہ صاحب میں قرآن سوسائٹی اور مجلس اقبال کے زیر اہتمام منعقدہ تین روزہ تقریبات بسلسلہ سیرت النبی و یاد اقبال و قائد کے آخری روز طلباء سے خطاب کرتے ہوئے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اپنی لکھتی بھولی جوانیاں، شعلہ نوائیاں تحفظ ختم نبوت اور پاکستان کی خوشحالی کے لئے وقف کر دیں تاکہ اسلام دشمن طاقتیں امت مسلمہ کی صفوں میں انتشار پیدا کر کے کسی قسم کا کوئی فائدہ نہ حاصل کر سکیں قبل ازیں حاجی عبدالحمید رحمانی نے مقامی مجلس کے رہنماؤں بابا عبدالستار اور محمد اکرم ناز کے ہمراہ ہال میں پہنچے تو فضا "تاجدار ختم نبوت زندہ باد"، "مرزائیوں پر لعنت بے شمار"، "جان کی دیں گے قربانی ختم نبوت کی خاطر" کے زوردار نعروں سے گونج اٹھی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد عبدالغفور عامر کی نعت رسول کے بعد حاجی صاحب نے اپنے دست مبارک سے طلباء میں انعامات تقسیم کئے، اور عالمی مجلس ننکانہ صاحب کی طرف سے کوئز پروگرام میں اول دوم اور سوم آنے والے طلباء کو بالترتیب ۱۰۰ روپے، ۵۰ روپے اور ۲۵ روپے ماہانہ ایک سال تک وظیفہ دینے کا اعلان فرمایا۔ تقاریر میں امتیازی پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلبہ کو بھی مجلس کی طرف سے نقد انعامات دیئے گئے۔ آخر میں پروفیسر ظفر اقبال شیخ اور پروفیسر نصراللہ صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک احتجاجی اجلاس زیر صدارت حاجی عبدالحمید رحمانی امیر مجلس منعقد ہوا، اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے صدر محمد متین خالد نے کہا کہ آج مولانا اسلم قریشی کو اغوا ہوئے پانچ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن حکومت ابھی تک انہیں تلاش نہیں کر سکی، اور نہ ہی ان کے اغوا کنندگان کو گرفتار کر سکی ہے۔ انہوں نے حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جان بوجھ کر اس مسئلہ کو حل نہیں کر رہی حاجی عبدالحمید رحمانی امیر مجلس نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف اور گورنر پنجاب سے اپیل کی کہ وہ ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے مولانا اسلم قریشی کے قاتل مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے بیرون ملک سے واپس بلا کر اسلم قریشی کو قتل کرنے کے جرم میں سزا دی جائے انہوں نے مجاہدین ختم نبوت کو تلقین کی کہ وہ مرزائیوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں پر نظر رکھیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر مقام پر قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے۔

مرزائی جماعت کا سربراہ اب لندن میں بھی پریشان ہے خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی:

گزشتہ ہفتہ خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی وادی سون کے ایک ہفتہ کے تبلیغی دورے پر تشریف لائے جابہ، مناره، مرہوال، انگہ، کفری، کوڈھی، اوچھالی، کھوڑا ان مقامات پر عوام کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر مقام پر قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے۔ انہوں نے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر عوام کے ان اجتماعات سے مفصل خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ یہ شرف بھی عالمی مجلس کو ہے کہ لندن میں ختم نبوت کا مرکز قائم ہو چکا ہے۔ جو کہ یورپ اور افریقی ممالک کے لئے تبلیغ کا مرکز ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت اب پوری دنیا میں بے نقاب ہو چکی ہے اور مرزائی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر لندن میں بھی پریشان ہے کیونکہ ختم نبوت کے کارکن وہاں بھی پہنچ کر اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔

مولانا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر ربوہ میں سختی سے عمل کرایا جائے۔ وادی سون کے عوام نے عالمی مجلس کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

عالمی مجلس دھنوٹ کا اجلاس؛

عالمی مجلس خدا کا ایک اجلاس زیر صدارت ناظم اعلیٰ عالمی مجلس ختم نبوت دھنوٹ حافظ لطیف الرحمٰن کی رہائشگاہ پر منعقد کیا گیا۔ مختلف جماعتی امور پر غور کرنے کے بعد جناب ڈاکٹر حامد علی خان صاحب مرحوم جن کا گزشتہ دنوں انتقال ہوا۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور مرحوم کی خدمات کو سراہا گیا مزید یہ کہ سرپرست عالمی مجلس دھنوٹ علامہ سید رفیق احمد شاہ صاحب کی صاحبزادی کافی عرصے سے بیمار ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعائیں مانگی گئیں۔ شرکاء اجلاس درج ذیل تھے حافظ لطیف الرحمٰن صاحب عابد، ڈاکٹر جاوید اختر صدیقی، حکیم غلام قادر انجم، حکیم حبیب الرحمٰن جناب محمد اسلم مجھی و محمد عبدالمالک فاروقی، میاں غلام محی الدین قریشی و حافظ امام بخش صاحب۔

کوئی مسلمان مرزائیوں سے تعلقات نہ رکھے ڈاکٹر دین محمد فریدی کی اپیل!

دیپالپور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اوکاڑہ کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے دیپالپور کا دورہ کیا، میانہ محلہ کی مسجد میں خطبہ دیا، مرزائیت کے ارتداد، بلکہ ضلع اوکاڑہ میں مرزائیوں کے خلاف بائیکاٹ کی مہم تیز تر کرنے کے معاملہ میں ڈاکٹر صاحب کا حصہ بہت زیادہ ہے۔ انہوں نے مرزائیوں کے اقتصادی بائیکاٹ کو جائز قرار دیا۔ آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ مرزائیوں سے تعلق بالکل ختم کر دیئے جائیں اگر کسی مسلمان نے غلطی سے کسی مرزائی کو اپنی خوشی غمی میں شامل کیا ہے تو آئندہ احتیاط کرے ضلع اوکاڑہ کے تمام مرزائیوں کو متنبہ کیا کہ وہ حکومت پاکستان کے قانون کو تسلیم کریں اگر انہیں مسلمان کہلانا ہے، تو صدق دل سے مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جائیں۔

لاہور میں امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس پر عمل کرایا جائے

جامعہ صفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور کے ناظم اعلیٰ قاری جمیل الرحمٰن اختر نے باغبانپورہ میں یوم اسلم قریشی کے سلسلہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کیس کو جلد نمٹایا جائے اور اس میں ملوث تمام قادیانیوں کو برسرعام سزا دی جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جس طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں صدارتی آرڈیننس کے ذریعے قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کیا جا رہا ہے اسی طرح لاہور میں قادیانی عبادت گاہوں خصوصاً علامہ اقبال روڈ سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی عبادت گاہیں ناپاک جگہیں ہیں اور ان ناپاک جگہوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کرنا مسلمان حکومت کے لئے ضروری ہے۔

بہاولنگر میں شیزان کا بائیکاٹ

حکیم محمد اسماعیل تمام نمائندہ خصوصی بہاولنگر

ضلع بہاولنگر میں گستاخان رسول منکرین ختم نبوت مرزائیوں کی شیزان فیکٹری کے خلاف مہم جاری ہے دیوبندی بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ شیزان سے مکمل بائیکاٹ کر چکے ہیں۔ تمام مکاتب فکر کی طرف سے اشتہارات شائع کر کے بہاولنگر کے گلی کوچوں میں لگا دیئے گئے ہیں اور اب ہر اک کی زبان پر جاری ہے شیزان سے بائیکاٹ کردہ اشتہار یہ ہے۔

آج سے ۳۵ سال قبل ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے مایہ ناز مجاہدین حضرت مولانا ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، سید محمد داؤد غزنوی جناب سید مظفر علی شمسیؒ نے ملت اسلامیہ سے قادیانیوں کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی تھی۔ آج ہم اس اپیل کی تائید بنام اللہ رب العزت کے نام پر جو خاتم النبیین کا رب ہے ان دس ہزار شہیدوں کے نام پر جنہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دیوانہ وار ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جام شہادت نوش فرمایا ان ماؤں کے نام پر جن کے دل کی ٹھنڈک کوکھ کا نشانہ بن گئی ان یتیموں کے نام پر جن کے سر سے باپ کا سایہ ہمیشہ کے لئے اٹھ گیا ان بیوگان کے نام پر جن کے سہاگ اجڑ گئے اپیل کرتے ہیں کہ باغیان ختم نبوت کا مکمل بائیکاٹ ——— اور شیزان کی تمام مصنوعات کو اپنے اوپر حرام سمجھیں

مولانا محمد اللہ یار اشرفی خطیب جامعہ رضائے مصطفےٰ بہاولنگر

مولانا قطب الدین خطیب جامع مسجد نادر شاہ بازار بہاولنگر

مولانا محمد اکرم خطیب جامع مسجد اہلحدیث بہاولنگر

جناب سید مسعود حیدر بخاری ایڈووکیٹ صدر انجمن حیدری بہاولنگر

باہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر۔

دو سگے بھائیوں کے قاتل مبشر طاہر کو سزائے موت سنا دی گئی

سیالکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مبشر طاہر قادیانی کے ہاتھوں دو سگے بھائیوں عظیم میر اور سلیم سیالکوٹ کے مشہور قتل کا فیصلہ سپیشل کورٹ کے ڈبل بنچ جسٹس سردار احمد ڈوگر جسٹس شیخ ریاض حسین نے مبشر طاہر قادیانی کی اپیل خارج کر دی ہے۔ اور سرکار کی نگرانی میں طاہر احمد کو سزائے موت کا حکم دیا ہے سرکار کی طرف سے اسٹیٹ جنرل اختر شبیر ایڈووکیٹ اور مدعی کی طرف سے لطیف کھوسہ ایڈووکیٹ نے پیروی کی فیصلہ کے وقت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے صدر سید پیر بشیر احمد اور مولانا محمد انذر قاسمی، مرزا البشیر سالار اور عظیم میر عدالت میں موجود تھے۔

اٹک میں چار قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا

اٹک (نمائندہ ختم نبوت) موضع کسراں ضلع اٹک کے معروف قادیانی ملعون محمد اسلم کی بیوی اور چار بچے گذشتہ روز موضع مرزا سنی مدرسہ میں قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا تفصیلات کے مطابق قادیانی محمد اسلم ملعون نے دو شادیاں کر رکھی تھیں۔ اس کی ایک بیوی کا قادیانی خاندان ہے جبکہ دوسری شادی دھوکہ سے مسلمان گھرانے میں دھوکہ سے کی تھی چنانچہ دوسری بیوی پر (جو موضع مرزا میں رہائش پذیر ہے) جب یہ منکشف ہوا کہ اس کا شوہر ملعون قادیانی ہے تو اس نے چار بچوں سمیت سنی مدرسہ کے سیکرٹری حضرت مولانا قاری گل امیر صاحب اور دیگر اہل محلہ کے لوگ کافی تعداد میں نعرے لگاتے ہوئے ایک جلوس کی شکل میں سرپرست حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی کے پاس مدینہ مسجد پہنچے اور مذکورہ خاتون اور اس کے بچوں نے حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی کے ہاتھوں پر قادیانیت سے توبہ تائب ہو کر دوبارہ کلمہ طیبہ پڑھا اور قادیانی شوہر سے علیحدگی کا اعلان کیا۔ بعد میں حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے چند منٹوں میں مفصل بیان کیا۔

ختم نبوت نمبر

مطب صدیقی
ھوالشافی

فہرست فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ ماڈل آباد ضلع گوجرانوالہ

اخبار ختم نبوت

باغ وبہار میں ایک عظیم الشان جلسہ

باغ وبہار (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باغ وبہار پاکستان کے تحت ایک عظیم جلسہ عام منعقد ہوا یہ جلسہ باغ وبہار کے نواحی گاؤں موسٰی والا کی جامع مسجد میں منایا گیا۔ اس مبارک موقع پر حضرت مولانا محمد رمضان حیدری صاحب مظفر گڑھ والے مہمان خصوصی تھے۔ بعد نماز عشاء باقاعدہ اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے تلاوت کلام پاک ہوئی۔ اس کے بعد بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا اور آخر میں حضرت مولانا محمد رمضان حیدری نے خطاب فرمایا اور شب معراج پر تفصیل سے روشنی ڈالی اس کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کے موضوع پر روشنی ڈالتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کسی سے کوئی عداوت نہیں۔ کوئی بغض نہیں۔ یہ مذہبی معاملہ ہے مرزائیوں کو سمجھ بوجھ سے کام لینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حضور پاکؐ کی شان یہ ہے کہ پیدائشی اندھے بچے کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تو اس کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ اور حضرت قتادہؓ کی آنکھ کا ڈھیلا تیر لگنے سے نکل آیا تو لب مبارک لگا کر آنکھ درست کر دی اور پہلے سے زیادہ دکھائی دینے لگا۔ اور مرزا قادیانی اپنی آنکھ بھی ٹھیک نہ کر سکا۔

راولپنڈی ختم نبوت یوتھ فورس کا ہنگامی اجلاس

راولپنڈی (کلاپ ر) ختم نبوت یوتھ فورس کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر ختم نبوت نبی چوک راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں پیر طریقت حضرت خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا عبدالحکیم سابق ایم این اے صاحبزادہ سلطان منیر مرکزی صدر ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان، مولانا عبدالرؤف اسلام آباد، گورنر پنجاب شہزادہ محمد اسلام خلجی، غلام مرتضیٰ فاروقی، حاجی محمد یعقوب اسلام آباد اور حافظ محمود الحسن نے شرکت کی اجلاس میں کارکنوں کے اس اقدام کو سراہا گیا جس میں انہوں نے ناموس رسالتؐ سے والہانہ عقیدت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے انتظامیہ کے تعاون سے قادیانی معبد خانے سے کلمہ طیبہ اتروا کر محفوظ کیا۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ لاہور اور اسلام آباد سمیت تمام پاکستان میں قادیانی آرڈیننس پر عملدرآمد کرائے نیز قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے اور اٹامک توانائی کمیشن کو قادیانیوں سے پاک کیا جائے۔ کیونکہ یہ پاکستان کے اہم ایٹمی راز بھارت اور اسرائیل کو فراہم کرتے ہیں اجلاس سے مولانا عبدالحکیم، مولانا عبدالرؤف صاحبزادہ سلطان منیر اور شہزادہ محمد الیاس خلجی نے خطاب کیا

متحدہ ختم نبوت منچن آباد کا قیام

منچن آباد (نامہ نگار) گذشتہ روز یہاں متحدہ ختم نبوت منچن آباد کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔ جس کے تحت سرپرست محمد محمود سومرو جمعیت طلباء اسلام، صدر ملک حاجی عبدالرشید ندیم طور رکن شوریٰ انجمن آڑھتیاں منچن آباد، نائب صدر اول مولوی غلام مصطفےٰ، نائب صدر دوم آغا محمد یٰسین قمر جنرل سیکرٹری حافظ عبدالرشید انجمن تاجران، ڈپٹی جنرل سیکرٹری رانا محمد شریف لوہار، ناظم نشرواشاعت قریشی ایم نواز ربانی انجمن فیضان رضا کے طلبہ ناظم مالیات عبداللہ انور زرگر جمعیت طلباء اسلام متحدہ ختم نبوت یوتھ فورس منچن آباد کے پریس ریلیز میں کہا گیا کہ محاذ جلد ہی چلائی جانے والی تحریک تحفظ ختم نبوت کا پیش خیمہ ہو گی نو منتخب عہدیداران نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے متعلق مضمون شامل نصاب درسی کتب میں کیا جائے تاکہ نوجوان اور آئندہ نسل گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔

★★★★

غازی علم الدین شہید فورس کے مجاہدین نے قادیانیوں کی خوب پٹائی کر دی

لالہ موسیٰ (نامہ نگار) غازی علم الدین شہید فورس لالہ موسیٰ کے مجاہد محمد اشفاق بٹ نے گلیانہ چوک پر قادیانیوں کو شیزان کی سیل کرنے پر منع کیا۔ قادیانی کے باز نہ آنے پر محمد اشفاق بٹ نے قادیانی کو شیزان کی سیل کرنے پر دست بازو سے روکا اور قادیانی کی پٹائی کر دی۔ دریں اثناء غازی علم الدین شہید فورس کے دوسرے مجاہد مظفر حسین بٹ اور محمد شبیر بھی موقع پہ پہنچ گئے اور قادیانیوں کی بدتمیزی پر قادیانی کو خوب مارا جس پر علاقہ کے تمام قادیانی اکٹھے ہو کر تھانہ صدر کھاریاں میں فورس کے مجاہدین کے خلاف پرچہ درج کروا دیا اور فورس کے تین مجاہدین کو پولیس نے گرفتار کر لیا اور چالان کر کے جیل بھیج دیا جہاں سات دن جیل میں رہنے کے بعد فورس کے مجاہدین کی ضمانت کرالی گئی۔ یاد رہے کہ غازی علم الدین شہید فورس فتنہ قادیانیت کو دست وبازو سے روکنے کے لئے قیام میں لائی گئی ہے۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محمد شفیع مرزائی جو کہ کھاریاں کینٹ سے شیزان کا ایجنسی ہولڈر ہے شفیع مرزائی کی ایک اب ڈرائیور کو پیٹا گیا کیونکہ ڈرائیور بھی مرزائی ہے۔ جیل سے ضمانت پر رہا ہونے پر غازی علم الدین فورس کے سرپرست الحافظ محمد افضل قادری نے محمد اشفاق بٹ کو اعزازی طور پر فورس کا پرچم دیا اور کہا کہ آئندہ کسی دکاندار کو برداشت نہ کیا جائے۔ جو شیزان کو سیل کرے گا۔ اور مرزائیوں کی تمام سرگرمیوں کو زبان سے نہیں ہاتھ سے روکیں گے جس طرح غازی علم الدین شہید نے راج پال کے آوارہ قلم کو روکا تھا۔

★★★★

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں ضلع قصور کا تعزیتی اجلاس!

دفتر مجلس میں زیر صدارت جناب محمد اسلم عظیم جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں سٹی ہوا۔ اجلاس میں علامہ عبداللطیف سلیم زیدی، چوہدری شمیم الرحمٰن خان ایڈووکیٹ، الحاج میاں محمد محبوب الٰہی، ماسٹر محمد اکرم کے علاوہ بہت سے کارکنوں نے شرکت کی۔ جناب محمد اسلم عظیم نے مولانا سید حامد میاں کی وفات حسرت آیات پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے لئے یہ تو ممکن نہیں کہ ان کی موت کو بے وقت کہہ سکیں اس لئے کہ ہر انسان کی موت کا وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے تاہم ان کے اللہ کی رحمت میں چلے جانے سے دین کے طالب علموں اور خدام کو بہت بڑی کمی کا احساس ہوگا۔ آخر میں مولانا کی مغفرت اور رفعت درجات کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔

مکتوب بہاولنگر

حکیم محمد عاصم (نمائندہ خصوصی) ضلع بہاولنگر

• مرزائی زندیق کی لاش مسلم قبرستان سے کیسے نکلی؟

• قادیانی مشروب کا بائیکاٹ

بہاولنگر۔ غلامان ختم نبوت کی شیزان فیکٹری سے بائیکاٹ کا سلسلہ میں الحمدللہ یہاں نوجوانوں اور غیور مسلمانوں میں کافی جذبہ پایا جاتا ہے۔ اس سال انشاء اللہ العزیز شیزان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ایک رکنی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید احمد [illegible] ختم نبوت [illegible] کے ناظم نشر و اشاعت جناب شیخ محمد طاہر صاحب انجمن کمیٹی کے صدر شیخ خلیل احمد صاحب شامل ہیں کمیٹی نے صدر انجمن پان فروشاں جناب عبدالسلام صاحب جنرل سیکرٹری حاجی محمد اسرائیل صاحب و دیگر اراکین سے ملاقات کی اور ان کی باقاعدہ تحریری درخواست پیش کی جس کا متن درج ذیل ہے۔ شیزان گنگا خان رسول مرزائیوں کی فیکٹری ہے۔ اس کی بچت کا کثیر حصہ مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے پر خرچ کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل سے ملک بھر میں شیزان نے بائیکاٹ کا سلسلہ جاری ہے اور ملک کے اکثر حصوں میں شیزان کا مکمل بائیکاٹ ہو چکا ہے اس

سرکاری اداروں میں قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کا داخلہ بند کیا جائے

مولوی فقیر محمد کا مطالبہ

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر نور نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلام اور پاکستان کی دشمن قادیانی جماعت کے سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی غیر مسلم کے سرکاری اداروں میں داخل ہونے پر پابندی لگائی جائے اور گزشتہ دنوں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے چند ایک پروفیسروں کی طرف سے عبدالسلام قادیانی سائنسدان کے اعزاز میں پارٹی دینے کی تحقیقات کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام سامراجی طاقتوں کا ایجنٹ اور یہودیوں کا پالتو نااہل سائنسدان ہے جس کو اسرائیل اور امریکہ کی ملی بھگت سے جاسوسی کے صلہ میں نوبل انعام دیا گیا تھا ورنہ اس کی کارکردگی صفر ہے جبکہ اس کے جانے کے بعد پاکستان کے مایہ ناز بین الاقوامی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر اور ان کے مسلمان ساتھیوں نے سائنس کی ترقی کے لئے عظیم کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جس پر اسلامیان پاکستان کو فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی مرتد بار بار پاکستان کا دورہ کر رہا ہے اور ربوہ آ جا رہا ہے اور اس کو تکلیف ہوئی ہے کہ پاکستان میں سائنس ترقی نہیں کر رہی کبھی کہتا ہے کہ پاکستان والوں نے کچھ نہیں کیا ہے جبکہ پاکستان میں ہر شعبہ زندگی میں سائنس نے بے شمار ترقی کی ہے۔ مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے یہ اپیل کی ہے کہ سائنس کی ترقی کے نام پر پاکستان میں ڈاکٹر عبدالسلام کو کوئی ادارہ قائم نہ کرنے دیا جائے کیونکہ یہ قادیانی مذہب کی تبلیغ کرے گا۔

لئے آپ سے درخواست ہے کہ شیزان کا مکمل بائیکاٹ کرکے حضور علیہ السلام سے والہانہ عقیدت کا ثبوت دیں۔ کیونکہ مرزائیوں سے مکمل دشمنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل شفاعت کا مستحق بنا دیتی ہے اس سلسلے میں ایک ہینڈ بل بھی شہر بھر میں تقسیم کیا گیا جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے۔

بائیکاٹ، بائیکاٹ شیزان کا بائیکاٹ۔ شیزان کمپنی دراصل مرزائیوں مرزائیوں کی فیکٹری ہے اس کی بچت کا کثیر حصہ مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو حضور علیہ السلام کے دامن رحمت سے نکال کر مرزا قادیانی کذاب و دجال کے جال میں پھنسانے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کے پیسوں سے ایک مسلمان بھی مرتد ہو گیا۔ تو بس پھر آپ سمجھ لیں آپ کی آخرت تباہ ہو گئی

نمبر ۲ شیزان مال کی خرید و فروخت اسلام اور پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے مترادف ہے کیونکہ بقول اقبالؒ مرزائی اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار ہیں اور یہودیت کا چربہ ہیں۔ اس لئے تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ شیزان کا مکمل بائیکاٹ کرکے حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں۔ یہ سارا کام ولی ابن ولی حضرت مولانا قطب الدین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر، حضرت مولانا قاری عبدالغفور صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر اور حکیم محمد اسماعیل عام مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کی نگرانی اور مکمل حمایت اور تعاون سے ہو رہا ہے۔

بقیہ:	کھلا خط

کا منہ چڑھائیں اور ہم سے رواداری کی توقع رکھیں!

آپ کو ذرہ برابر بھی شرم ہو تو منافقت کا پردہ چاک کر اعلان کریں کہ مرزا غلام احمد کو ہم نبی و رسول مانتے ہیں، اسکی وحی درست اور مدار نجات ہے۔ قادیان ارض حرم ہے مرزا کو نہ ماننے والے کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ رشتہ ناطہ، نماز جنازہ، تمام امور میں قادیانی الگ ملت اور امت ہیں، ان تمام باتوں کے باعث میں مرزا طاہر احمد جماعت کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے اعلان کرتا ہوں کہ احمدی مسلمانوں سے ایک الگ جماعت ہیں، وہ اپنے عقائد کے باعث مسلمانوں سے الگ امت ہیں وہ تازہ دودھ اور مکمل طور پر الگ طبقہ ہیں اگر یہ جرأت مندانہ اعلان کیا جائے اور بہائیوں کی طرح مسلمانوں سے الگ ہو کر جماعت کی سربراہی کی جائے تو ہم ــــــــــــ اس جرأت مندی کو خراج تحسین پیش کریں گے۔ منافقت، دغابازی، معاشی اور سیاسی مفادات کے لئے پاکستان اور اسلام کا نام لینا اور دین اسلام میں تفرقہ، فساد اور کشمکش پیدا کرنا ایک مکروہ فعل ہے۔

مرزا صاحب! آپ شرمناک طور پر اعلان کر رہے ہیں کہ عربوں کو قادیانی بنانے کی مہم میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے، اسرائیل میں آپ کا مشن اور مبلغ عرب ریاستوں کی سالمیت اور مظلوم فلسطینیوں کے مفادات کے خلاف سرگرم عمل ہیں، اور آپ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنی تقاریر کے کیسٹ لندن سے پاکستان بھجوا رہے ہیں اور حقائق سے عاری باتیں لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

علمائے حق کی مساعیٔ جمیلہ اور اسلام کے شیدائی مسلمان آپ کی منافقانہ باتوں اور کھوکھلے دعوؤں کو سننے کے لئے تیار نہیں، ان کو قادیانیت کی سیاہ تاریخ آپ کے دادا کا سیاہ ماضی، آپ کے والد کا سیاہ روپ، آپ کے بھائی کا سیاہ کردار اور آپ کے اعضاء و جوارح کی سیاہ کارلیلا کا بخوبی علم ہے۔ قادیانیت مسلسل محاسبے کی زد میں رہے گی تاوقتیکہ وہ بہائیوں کی طرح اپنے عقائد کی بنا پر مسلمانوں سے الگ ہونے کا از خود اعلان نہ کر دے۔

خیر اندیش

محمد مقبول

بقیہ:	موت کی یاد

”دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا۔ جس کی دونوں جوتیاں اور تسمے آگ کے ہوں گے جس کی وجہ سے ہانڈی کی طرح اس کا دماغ کھولتا ہوا ہوگا۔ وہ سمجھے گا کہ مجھے ہی سب سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اس کو سب سے کم عذاب ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

ذرا سوچیں کہ ہم دنیا کی یہ آگ جو بالکل معمولی برداشت نہیں کر سکتے تو دوزخ کی ایسی ہولناک آگ کی تپش کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

بقیہ:	بداعمالیوں کا عذاب

جب میں بیدار ہوا تو یہ میری حالت ہوگئی جو آپ لوگ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

(کتاب الروح لابن قیمؒ ص ۲۳۲)

محدث دمشق مدینہ علامہ محمد خضرؒ اپنی کتاب کوثر المعانی الدراری نے شرح صحیح بخاری ص ۱۲/۱۰۳ میں حدیث نقل کرتے ہیں: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اے میری امت! تم پر ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کی محبت فرض کی گئی ہے جو ان صحابہ کی فضیلت سے انکار کرے گا اس کی نماز، زکوٰۃ اور روزہ اور حج قبول نہ کی جائے گی۔

بقیہ:	غزوۂ بدر

مقامات پر ہلاک ہوئے جن کا معجزانہ انداز میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے پتہ دیا تھا، ان کے علاوہ ستر اہل مکہ اس جنگ میں ہلاک ہوئے اور کثیر التعداد اسیر و زخمی ہوئے اور باقی ابوسفیان کے ساتھ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ابوجہل کے قاتل معوذ و معاذ بن عفراء دو نوجوان انصاری ہیں جو اس موذیٔ اسلام کے قتل پر حلف کر چکے تھے۔ اور بالآخر کامیاب ہوئے، تمام مشرکین کی نعشیں ایک گڑھے میں ڈال دی گئیں اور امیہ کی نعش چونکہ پھول کر بہت بھاری ہو گئی تھی اس لئے قتل گاہ ہی میں مٹی ڈال کر چھپا دی گئی۔

ابولہب شریک جنگ نہ تھا۔ مکہ میں جب اس کو شکست کی اطلاع ملی تو غم و غصہ میں خاموش رہا۔ اور مکان میں چلا گیا اور سات روز بمصداق موتوا بغیظکم اپنے غصہ میں گھل کر وہیں مرگیا۔ مسلمانوں میں جو وہ شہید ہوئے کل ۱۴ جن میں چھ مہاجرین اور آٹھ انصار تھے، اور جو اسیر ہو گئے تھے۔ ان کو فدیہ (تاوان) دے کر چھڑا لیا گیا۔ مشہور تلوار ذوالفقار اسی جنگ میں ہاتھ آئی۔

ضلع بہاولنگر

آپ کی زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

جامعہ ہذا کی بنیاد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے فیض یافتہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کے خصوصی شاگرد ولی کامل حضرت مولانا فیض محمد صاحبؒ نے آج سے نصف صدی قبل ۱۹۳۶ء میں نہایت کس مپرسی اور بے سر و سامانی کی حالت میں ایک ۸ × ۱۲ فٹ کی چھوٹی سی کچی مسجد میں رکھی۔ بحمدہ تعالیٰ آج جامعہ کی عمارات ۴۸ کنال رقبہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ جامعہ کی ایک منفرد، بہترین اور مثالی لائبریری ہے جو مختلف علوم و فنون پر بارہ ہزار سے زائد کتب پر مشتمل ہے۔ دیگر مشاہیر امت کے علاوہ بی بی سی لندن بھی جامعہ کی لائبریری کو خراج تحسین پیش کر چکی ہے۔

جامعہ ہذا ایک دور افتادہ و پسماندہ علاقہ میں واقع ہونے کے باوجود اپنی بہترین تعلیم و تربیت و جلالت علمی کی وجہ سے اپنے اندر ایک کشش رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک و بیرون ملک کے طلباء یہاں کھنچے چلے آ رہے ہیں۔

اس وقت جامعہ میں چھ سو سے زائد طلباء ۲۰ ماہر اساتذہ کرام سے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں جامعہ ہذا کا اس وقت بارہ لاکھ روپے سے زائد نقد اور ۱۵ صد من کے قریب گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ علاقہ ہذا سے جامعہ کو معقول امداد ہوتی تھی۔ مگر علاقہ ہذا مسلسل کئی سالوں سے سیم و تھور کا شکار ہے مزید برآں گزشتہ سال علاقہ ہذا میں بارشوں نے تباہی مچا دی اور اب خشک سالی کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔ جس کی وجہ علاقہ کو ملنے والی امداد میں بہت کمی واقع ہو گئی۔ جامعہ ہذا گورنمنٹ اور محکمہ زکوٰۃ و عشر سے کوئی کسی قسم کی گرانٹ نہیں لیتا۔

صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اہل خیر حضرات کے تعاون سے ہی یہ سب اخراجات پورے ہو رہے ہیں۔ اب چونکہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ آ گیا ہے جب عموماً اہل خیر حضرات زکوٰۃ و صدقات نکالتے ہیں اس لئے جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اپنی زکوٰۃ و صدقات نکالتے وقت جامعہ ہذا کو خصوصی خیال فرمائیں تاکہ ادارہ ہذا حسب سابق ترقی کی منازل طے کرتا رہے۔ جامعہ ہذا کا اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک فقیر والی ۱۱۲/۲ ہے۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ضلع بہاولنگر
پاکستان

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ ناموس ختم نبوت کی پاسبانی قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے ربوہ سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے سرگرم ہیں۔ اس وقت میں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی، اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں جبکہ لندن مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات زکوٰۃ صدقۂ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) خان محمدؒ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ــــ ملتان
فون ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ، ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی نمبر فون — ۴۱۱۹۶۸۱